بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَال اللّٰہُ تَعَالٰی مَن یَّھدِی اللّٰہ فَھُو المھدی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کے جس کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پانے والا ہے

الحمد للّٰہِ وَ الُمنّہ

مجالسِ خمسہ

……《مولفہ》……

حضرت بندگی میاں شیخ مصطفٰے گجراتیؒ

مترجم

(باہتمام)

دارالاشاعت کتب سلف الصالحین

المعروف بہ جمعیۃ مہدویہ۔ دائرہ زمستان پور مشیر آباد حیدرآباد، دکن

۱۳۷۳ھ ہجری

www.khalifatullahmehdi.info

التماس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصدقان حضرت سید محمد جونپوری امام مہدیِ موعود آخرالزماں خلیفۃ الرحمان خاتم ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے التماس ہے کہ۔

حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہ مہدویہؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ

میاں شیخ مصطفےٰ گجراتیؒ علماء شریعت ومقتداء طریقت صاحبِ معاملات وحالات سے تھے آپ کے طفیل سے بہت سارے علماء مثلاً ملا علاء الدین شیرازی جو علامہ زماں تھے اور کسی سال حرم محترم میں درس دیئے تھے اور قاضی بخن اور پیر محمد اور بابا حسن جی اور قیصر خاں اور میاں ناصر اور مثل ان کے بہت سارے علماء اور خان اور گجرات کے بادشاہاں عثمان خاں سور جو شیر شاہ کے بھانجے تھے اور شیر خاں پولادی امیر گجرات اور اسی طرح بہت سے لوگ حضرت امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق سے مشرف ہوئے اور بہت سے لوگ مقام قرب ووصال کو پہنچے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت مہدی علیہ السلام کی مہدیت کے ثبوت میں جلال الدین اکبر بادشاہ کے لشکر کے تمام علماء پر نصرت دی یہ بات بہت مشہور ہے کہ (اکبر کے دربار میں علماء دربار اور میاں شیخ مصطفےٰؒ کا) مباحثہ اٹھارہ مہینے تک ہوا (ملاحظہ ہو اسامی مصدقین مولفہ حضرت مجتہد گروہؒ مہدویہ مطبوعہ ۱۳۲۱ھ)۔

حضرت میاں شیخ مصطفےٰ گجراتیؒ نے جو مجلس قلم بند فرمائی ہیں ان کے منجملہ پانچ مجلسیں ملی ہیں جو ہدیہ ناظرین کی گئی ہیں ان مجالس کو پڑھنے سے مہدویوں کے لیئے نصیحت اور اغیار کے لئے عبرت ہے۔

واضح ہو کہ مجالسِ خمسہ کا ایک نسخہ کڑپہ میں دستیاب ہوا اور ایک احقر کے پاس موجود ہے ان دونوں نسخوں کے مقابلہ سے یہ نسخہ لکھ کر ترجمہ کیا گیا ہے۔

از

احقر دلاور

www.khalifatullahmehdi.info

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض حال

تبلیغ واشاعت دین کے سلسلہ میں مرکزی انجمن مہدویہ کی برسوں سے کوشش رہی ہے کہ نہ صرف انعقادِ مجالس کے ذریعہ صاحب فکر علمائے ملت کو انجمن کے پلیٹ فام سے مخاطب کرنے کیلئے مدعو کیا جائے بلکہ عصر حاضر کے تناظر میں افرادِ ملت کو مذہبی و دینی معلومات سے کما حقہ مستفید و بہرہ ور کرنے کی خاطر علمائے دین اور قومی بزرگوں کی مرتب کتب کی از سر نو اشاعت عمل میں لائی جائے۔ اس خصوص میں ابتک جو کام ہوا ہے اس میں بحر العلوم علامہ حضرت سید اشرف شمسیؒ، خان علامہ سعادت اللہ خان صاحب مندوزیؒ، افضل العلماء حضرت سید نجم الدین صاحبؒ، ابوالہادی سید محمود صاحب اکیلویؒ کے علاوہ جناب سید افتخار اعجاز صاحب وغیرہ کی کتب کی اشاعت شامل رہی ہے۔

مشہور قومی کتاب مجالس خمسہ مصنفہ حضرت علامہ بندگیمیاں شیخ مصطفیٰ گجراتیؒ جس کا اردو ترجمہ حضرت میاں سید دلاور گورے میاں صاحب قبلہ نے ۱۳۸۹ھ میں فرمایا تھا، معہ فارسی متن و اردو ترجمہ زیر اہتمام دارالاشاعت کتاب سلف الصالحین جمعیۃ مہدویہ شائع ہوئی اور اسی کتاب کا انگریزی ترجمہ حضرت سید ضیاءاللہ میاں صاحب نے ۱۹۹۷ء میں کیا جسے ادارہ شمسیہ نے شائع کیا یہ ہر دو قومی کتب فی زمانہ کمیاب ہیں۔

چنانچہ اشاعت دین کی خاطر عالیجناب عادل محمد خان صاحب صدر مرکزی انجمن مہدویہ نے ان ہر دو کتب کو یکجا کرکے از سر نو قومی مفاد کی خاطر شائع کرنیکی ضرورت کو محسوس کیا اور اس سلسلہ میں انھوں نے حضرت سید محمد اسد اللہ میاں صاحب خلف و جانشین حضرت سید دلاور گورے میاں صاحب سے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ اس اہم کام کو اپنی نگرانی میں کمپیوٹرائز کروائیں تاکہ مرکزی انجمن مہدویہ کی جانب سے پھر ایک باران کتب کی اشاعت عمل میں لائی جاسکے۔

میں حضرت سید محمد اسد اللہ میاں صاحب کا ممنون ہوں کہ حضرت قبلہ نے اس خصوص میں انجمن مہدویہ سے تعاون فرمایا نیتجتاً یہ تراجم معہ اصل متن قارئین کی خدمت میں پیش کی جارہی ہیں اس خصوص میں، میں یہ کہوں تو بے موقعہ نہ ہوگا کہ حضرت گورے میاں صاحب نے اس کتاب کی طبع اول کی اشاعت کے موقع پر فرمایا تھا، ان مجالس کو پڑھنے سے مہدویوں کیلئے نصیحت اور اغیار کیلئے عبرت ہے یہ بات یقیناً آج بھی اتنی ہی اہمیت کی حامل ہے جتنی کہ اسوقت تھی بلکہ فی زمانہ اسکی یہ اہمیت دو چند ہوگئی ہے۔

امید کہ حضرت اسد میاں صاحب قبلہ کا دست تعاون اس خصوص میں مستقبل میں بھی انجمن مہدویہ کو حاصل رہیگا اور اس طرح دیگر قومی کمیاب کتابیں پھر ایک بار منظر عام پر لائی جاسکیں گی۔

احقر سید یعقوب شمیم
معتمد عمومی مرکزی انجمن مہدویہ

المرقوم ماہ اگسٹ ۲۰۱۰ء
مطابق ماہ رمضان ۱۴۳۱ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجلس اول

چونکہ اس ضعیف [۱] کو زنجیر اور طوق ڈال کر مجلس میں لے گئے حاکم [۲] اور دوسرے امراء اور بعضے علماء حاضر تھے اس ضعیف نے السلام علیکم کہا انہوں نے سلام کا جواب دیا اور اس ضعیف کو حلقہ کے درمیان بٹھائے پہلے حاکم نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے۔ اس ضعیف نے کہا مصطفیٰ۔ سورت کے قلعہ کا امیر اس مجلس میں موجود تھا کہا میں نے ایسا مصطفیٰ صفائی نہ رکھنے والا اسم بلامسمّیٰ دنیا میں ہرگز نہیں دیکھا حاکم نے امیر قلعہ کی اس بات سے کراہیت کی اور کہا افسوس وہ تو ایک مردِ بزرگ ہے اس کے ساتھ انسانیت سے بات کرنی چاہئے پس حاکم نے اس ضعیف سے کہا ہم جانتے ہیں کہ تم مردِ بزرگ اور پیشوا ہو پردہ نشین خواتین امرا اور گجرات کے بادشاہ تمہاری دہلیز کے ملازم ہیں اور تمہارا تبرک اور پسخوردہ آگرہ سے گوڑ اور سورت تک جاتا تھا اور ہماری مجلس میں تمہارا ذکر بار بار آتا تھا اب عالموں کے کہنے پر بلحاظ ضرورت اس طور پر یعنے بیڑیاں ڈال کر مجلس میں لائے ہیں ہمارے متعلق تمہارے دل میں کیا خیال ہے۔ اس ضعیف نے جواب دیا کہ ایک شخص نے ایک مرشد سے پوچھا کہ فقیری کی تعریف کیا ہے تو فرمایا کہ مٹی چھانی ہوئی اور اس پر تھوڑا سا پانی ڈالی ہوئی اس سے پاؤں کی پیٹھ پر گرد آتی ہے اور نہ اس سے تلوے میں درد ہوتا ہے اہلِ باطن کے مذہب کی بناء پر ہمارا دل سب کی طرف سے بھرا ہوا ہے اس کے بعد حاکم نے کہا گجرات کے مشائخین اور علما تمہاری ذات سے بہت عداوت رکھتے ہیں اور کئی بار عرضیاں لکھ کر ہمارے پاس روانہ کئے ہیں کہ گجرات کے ملک میں بڑا فساد ظاہر ہوا ہے ایک شیخ زادہ بدعتیوں کا مذہب اختیار کیا ہے اور تمام خلایق کو اپنے اعتقاد کی دعوت کرتا ہے پولا دیاں افغاناں اور دوسرے لوگ بلکہ بعضے علماء بھی اس کی طرف متوجہ ہوئے ہیں اور اس کا مذہب قبول کر لئے ہیں لہٰذا بادشاہ پر واجب ہے کہ کوئی تدبیر کرے کہ یہ فساد دور ہو غرض علماء کی کوشش سے تم اس بلا میں پڑے ہو اب تمہارا دل ان سے کس قدر رنجیدہ ہے اس ضعیف نے کہا۔

میں اغیار سے ہرگز رنجیدہ نہیں ہوں
کیونکہ میرے ساتھ جو کچھ کیا ہے اس آشنا نے (خدا نے) کیا ہے

[۱] ضعیف یعنے حضرت میاں شیخ مصطفےٰ رحمتہ اللہ علیہ۔ [۲] حاکم یعنے جلال الدین اکبر۔

اس کے بعد مہدیت کی بحث چھڑی حاکم نے کہا آپ کیا کہتے ہو مہدی موعودؑ آئیں گے یا آئے اور گئے اس ضعیف نے کہا مہدی موعود علیہ السلام آئے اور گئے۔ اس وقت مجلس کے معزز لوگوں نے شور و غوغا شروع کیا گالیوں اور لعن طعن سے پیش آئے بلکہ بعضے اپنی جگہ سے اٹھ کر اس ضعیف کے نزدیک آئے اور کہا کہ اس شخص کو قتل کرنے میں بڑا ثواب ہے اور کلانخاں نے کہا کہ میں اپنے ہاتھ سے قتل کرتا ہوں اگر بادشاہ رنجیدہ ہوگا تو ہم پر رنجیدہ ہوگا بادشاہ کا جواب ہم دیں گے کہ شیخ شرعاً واجب القتل تھا ہم نے اس کو قتل کیا حاکم نے کہا پہلے تو تم خاموش رہو ہم اس سے دلیل پوچھتے ہیں اور حجت طلب کرتے ہیں ہم بھی تو دیکھیں کہ ان کا استدلال کیا ہے ایک باران کے مذہب کی تحقیق کرنی چاہئے بعد تحقیق جو کچھ مصلحت ہوگی کیا جائے گا اس کے بعد سب خاموش ہوگئے حاکم نے کہا اب تفصیل سے ظاہر کرو اور اپنا تمام واقعہ بیان کرو کہ تم نے پہلے کس طرح تصدیق کی اور کس طرح جانے کے سید محمد جون پور سے نکلے اور گجرات میں دعویٰ کئے اور فرح میں دفن ہوئے یہی مہدی موعودؑ ہیں کہاں سے معلوم کئے کہ مہدی کا مولد جون پور ہے اور مبعث گجرات ہے اور مدفن فرح ہے حالانکہ مہدی کے مولد مبعث اور مدفن کے متعلق حدیث میں مقرر ہے عرب اور عجم کے تمام علماء اور مدینہ وحرم کے ائمہ اس عقیدہ کے فساد و بطلان کے قائل ہیں اور تم باوجود علم و عقل اور مقتدائی کے اس اعتقاد کے قابل ہوئے اور خلق کو اس اعتقاد کی طرف بلاتے ہو چاہئے کہ اپنے واقعہ کا قصہ پوری طور پر بیان کریں۔ اس ضعیف نے جواب دیا کہ ہمارے آباء واجداد دراصل اہل تصوف یعنی مشائخ طریقت سے تھے یہ بات مانی ہوئی ہے کہ اس جماعت کے مذہب میں ولی کی بات کا انکار حرام ہے بلکہ سمِ قاتل کے برابر ہے۔ اہل ظاہر سے بہت لوگ اولیاء کے انکار کے واسطہ سے ایمان و معرفت کی پونجی ضائع کر لئے اور ہلاکت و نقصان کے جنگل کی طرف رخ کئے چنانچہ سلف مثلاً سید الطایفہ خواجہ جنید بغدادی امام حجتہ الاسلام محمد غزالی اور شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہم کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے حاصل کلام جب ہم کو بطریق تواتر معلوم ہوا کہ حضرت سید محمدؑ اپنی زبان مبارک سے کئی بار علماء اور مشائخین کے مجمع میں یہ دعویٰ (دعویٰ مہدیت) ظاہر فرمایا اور آخر دم تک اس دعویٰ پر مصر رہے اور آپ کی ولایت کے آثار تمام عالم میں پھیل گئے اور آپ کے فیض کی تاثیرات بہت مشہور ہوگئیں یہاں تک کہ بہت سے لوگ جو علم سے کچھ بھی خبر نہیں رکھتے تھے محض آپ کی صحبت کی ملازمت سے شریعت کے علوم کی باریکیوں اور خدا کو پہچاننے میں اس قدر آگاہی اور استعداد پیدا کئے بیان نہیں کر سکتے اعمال جمیلہ اور اوصاف جلیلہ مثل توکل صدق تسلیم تفویض

حلم ومروت اورتمام اخلاق حسنہ میں اس درجہ کمال کو پہنچے کہ لکھ نہیں سکتے بلکہ ان میں کا ایک ایک پیشوائی کو پہونچا اور ہر ایک کی خدمت میں ہزاروں تارکان دنیا طالبان خدا شریعت وطریقت کے حدود کی رعایت کے ساتھ سرمست حقیقت پیدا ہوئے اہل تصوف کے مذہب کی بناء پر ہم نے حضرت مہدی علیہ السلام کی تصدیق کی طرف توجہ کی اور حضرت علیہ السلام کے آستانہ شریف پر سرٹیک دیا۔ لفظی مجادلات ومباحثات جو علماء ظاہر کا طریقہ ہے اس سے ہم نے پرہیز کیا مشائخ طریقت نے اپنے تمام مصنفات میں بیان کیا ہے کہ اے راہِ حق پر چلنے والے ہشیار رہ اور خود کو اولیاء اللہ کے انکار سے دور رکھ تاکہ تو اپنے ایمان کے خرمن کو تباہ نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کے کلام پر نظر کر کہ رسالت کے دبدبہ کا جلال نبوت کے مرتبہ کا کمال رکھنے والے مہتر موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے توریت کی شریعت کے اقتضا سے مہتر خضر علیہ السلام کے حضور میں صرف یہ عرض کیا کہ ’’تم ایک چیز ناپسند لائے‘‘۔ اور پھر کس طرح عذر خواہی شرمندگی محتاجی اور تواضع سے پیش آئے اور عاجزی اور محتاجی کی زبان سے فرمایا کہ مجھ کو نہ پکڑو میری بھول پر اور مجھ پر نہ ڈالو میرے کام میں سختی ج ۱۵۔ رکوع ۲۲۔ البتہ موسوی نبوت کا نور چاہئے تاکہ نور ولایت محمدی یعنی امام مہدی علیہ السلام کو پہچانیں بیچارے اہل ظاہر (اور پیران جاہل) کیا جانیں حاصل کلام مشائخ طریقت کا مذہب ظاہر ہے اب تمہاری مجلس کے علماء کو یہ گمان نہیں کرنا چاہئے کہ ہم نے جو کچھ بیان کیا فقط اسی قدر حضرت سید محمدؑ کی مہدیت کے ثبوت کی حجت ہے نہیں نہیں ہم جانتے ہیں کہ یہ تقریر جو ہم نے کی علماء شریعت کے مجمع میں حجت کے لائق نہیں لیکن چونکہ تم نے کہا تھا کہ اپنا قصہ اول سے آخر تک تفصیل سے بیان کرو اسی لئے ہم نے یہ تقریر درمیان میں لائی علمی حجت اس کے بعد ادا ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ الغرض جب مہدی موعود علیہ السلام کی تصدیق کی بناء بنیاد مذکور یعنی مشائخ طریقت کے مذہب پر وقوع میں آئی تو علماء ظاہر کی جماعت مباحثہ اور مجادلہ کے میدان میں قدم رکھی اور ہمارے گمراہ اور بداعتقاد ہونے کا اقرار کی بلکہ ہماری جماعت مہدویہ کے اخراج اور قتل کا فتویٰ دیا اور چند مہدویوں کو محض یہ کہنے پر کہ مہدی موعودؑ آئے اور گئے۔ قتل کروایا اس کے بعد ہم حیران ہوئے اور اپنے دل میں سونچا کہ آیا یہ ہمارا عقیدہ نص قرآن یا حدیث متواتر یا اجماع امت کے خلاف ہے تو ہم کو بلحاظ ضرورت توبہ کرنا چاہئے اور حق کی طرف رجوع کرنا چاہئے اور اگر ہمارا عقیدہ نص قرآن وحدیث متواتر اور اجماع امت کے خلاف نہیں ہے تو مخالفانِ مہدی کی ملامت اور ایذا کا کوئی خوف نہیں جس نے نیک عمل کیا تو وہ اپنے بھلے کے لئے اور جس نے بدکاری کی تو وبال بھی اسی پر جز ۲۴ رکوع ۲۰۔ لہذا ہم پر لازم نہیں کہ محض علماء ظاہر کے کہنے پر حضرت سید محمد مہدی علیہ السلام کو جھٹلائیں اور جماعت عصبہ کی باتیں ان کے

چھوٹے بھائی کے باب میں۔ یوسف اوراس کا بھائی زیادہ پیارا ہے ہمارے باپ کوہم سے حالانکہ ہم قوت کے لوگ ہیں بے شک ہمارا باپ (یعقوب علیہ السلام) صریح غلطی میں ہے مارڈالو یوسف کو(جز۱۲ رکوع ۱۳) اور ملائکہ کی جماعت کی باتیں آدم صفی اللہ علیہ السلام کے باب میں۔ کیا تو نائب بناتا ہے اس میں ایسے شخص کو جو اس میں فساد پھیلائے اور خون بہائے تک ہم یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی جماعت اور فرشتوں کی جماعت کی باتوں کو معتبر اور مقبول نہیں رکھتے تو ہمارے زمانہ کے علماء ظاہر جوان دونوں جماعتوں سے بڑھ کر مرتبہ نہیں رکھتے محض ان کی اندھی تقلید کی بناء صاحب ولایت یعنی مہدی علیہ السلام کے دعویٰ کو کس طرح رد کریں ہم نے اسی معنی کی تحقیق کے لئے سلف کے کتب کو دیکھا تو احادیث کی کتابوں میں مہدی علیہ السلام کے ذکر کو پایا اور دیکھا کہ کوئی حدیث متواتر مہدی علیہ السلام کے باب میں نہیں آئی ہے مگر اس قدر ہے کہ علماء سلف نے مجیء مہدی علیہ السلام کو متواتر المعنی قرار دیا ہے لیکن علامات کے متعلق کوئی مجتہد و مفسر نے قطع و یقین کے طور پر کچھ بھی نہیں کہا اس لئے کہ وہ احادیث جو علامات پر دلالت کرتی ہیں ظاہر واظہر ہیں کہ وہ سب احاد ہیں۔ اور خبر واحد اپنے تمام شرائط کو شامل ہونے کے باوجود صرف ظن کا فائدہ دیتی ہے اور ظن اعتقادات میں معتبر نہیں اور نیز مرتبہ احادیث کے باوجود احادیث مذکورہ میں تعارض وتناقض بہت ہے۔ چنانچہ بعضے احادیث سے مہدی اور عیسیٰ علیہما السلام کا جمع ہونا معلوم ہوتا ہے اور بعضوں سے جمع نہ ہونا معلوم ہوتا ہے اسی طرح بعضے احادیث سے معلوم ہوتا ہے مہدی کے زمانہ میں دجال نکلے گا اور بعضوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدی علیہ السلام کے وصال کے بعد دجال نکلے گا اسی طرح مہدیؑ کے مولد مبعثت مدفن اور تاریخ ظہور میں اختلاف بہت ہے۔ اسی لئے اس باب میں علماء سلف نے اپنی کثرت دیانت کی وجہ توقف کیا ہے اور علامات کے علم کو اللہ کے حوالہ کیا ہے اور اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ مہدی امام عادل ہے۔ فاطمہ بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے پیدا کرے گا اس کو اللہ جب چاہے گا اور مبعوث کرے گا اس کو اپنے دین کی نصرت کے لئے فی الجملہ احادیث متعارضہ کے مضمون سے احتمالات پیدا ہوتے ہیں بادشاہ کی مجلس میں بھی بادشاہ کے لشکر کے علماء اور شہر نہروالہ کے علماء نے بہت کچھ کوشش کی مگر حضرت سید محمد علیہ السلام کی مہدیت کے ثبوت کے امکان و احتمال کی نفی اور رفع نہیں کرسکے اور اس مجلس میں بحث اس معنی پر قرار پائی کہ ممکن اور متحمل ہے کہ حضرت سید محمد مہدی موعودؑ ہوں گے اور آپ کا مصدق لائق طعن نہ ہوگا لیکن امکان کی دلیل اور احتمال کی حجت کی بناء پر تم کو نہیں چاہئے کہ دوسروں کو (اپنے مذہب کی) دعوت دیں اس لئے کہ متحمل حجت قطعیہ کے لائق نہیں الحاصل کتب احادیث کی تتبع سے ظاہر ہوا کہ حضرت سید محمد علیہ السلام

کے مصدق پر کوئی عیب اور طعن لازم نہیں آتا کفر ضلالت اور بدعت کی نسبت مصدقوں کے لایق نہیں اور اس جماعت مہدویہ پر قتل کا فتویٰ دینا محض جور وظلم ہے۔اللہ رحم کرے اس پر جس نے انصاف کیا اس کے بعد علماء نے سوال کیا کہ تمہاری تقریر کے مضمون سے معلوم ہوا کہ علماء سلف کے اتفاق سے مہدی علیہ السلام امام ہوگا لیکن یہ شخص جس کو تم مہدی علیہ السلام کہتے ہوامام نہ ہوا پس تم اپنی زبان سے ملزوم ہوئے۔اس ضعیف نے جواب دیا کہ مہدی علیہ السلام کی **امامت کے لئے لازم ہے کہ پیغمبروں کی امامت کی مشابہت رکھے نہ کہ زمانہ کے بادشاہوں کی امامت کی مشابہت رکھے** کیونکہ تمام پیغمبر امام تھے اور پیغمبروں کی امامت کے لئے ملک کے قبضے اور اموال کے تصرف کو شرط نہیں کئے اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کے باب میں فرمایا ہے کہ ہم نے بنائے ان میں سے ائمہ کہ ہدایت کرتے تھے ہمارے حکم سے جب کہ انہوں نے صبر کیا (جزء ۲۱۔رکوع ۱۶) اور چند سو پیغمبروں نے کامل غربت اور خوبی قدرت کی حالت میں منکروں کے ہاتھ سے شہادت کا شربت چکھا ہے ان کے لئے ملک پر قبضہ فوج کی کثرت اور اموال کا تصرف کہاں تھا اس معنی کی بناء پر مقرر اور متحقق ہوا کہ حضرت سید محمد مہدی موعود علیہ السلام امام تھے اور آیت کریمہ یھدون بامرنا (ہدایت کرتے تھے ہمارے حکم سے) کی اقتضا سے اللہ کی طرف بلائے الحاصل کتب احادیث کی تتبع سے ظاہر ہوا کہ حضرت سید محمد علیہ السلام امام تھے۔اس کے بعد علماء نے سوال کیا کہ مہدیؑ کے باب میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بھر دے گا زمین کو قسط وعدل سے جیسا کہ بھری گئی زمین جور وظلم سے الخ تم اس حدیث کو درست رکھتے ہو یا موضوع کہتے ہو۔اس ضعیف نے کہا کہ ہم درست رکھتے ہیں ۔حاکم نے کہا کہ اس حدیث کی تطبیق تمہارے مدعا سے کیسے ہوسکتی ہے۔اس ضعیف نے کہا حق سبحانہ وتعالیٰ مہتر شعیب علیہ السلام کے قصہ میں فرماتا ہے اور نہ فساد کرو زمین میں اس کی اصلاح کے بعد (ج ۸ رکوع ۱۴) اللہ تعالیٰ ارض جو فرمایا ہے اس ارض سے مراد مدین کی زمین ہے کیونکہ مہتر شعیب علیہ السلام مدین کی زمین پر رہنے والوں پر مبعوث ہوئے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔اور ہم نے بھیجا مدین کی جانب ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو (جز ۸ رکوع ۱۸) اُمت مرحومہ کے مفسروں کی اجماع سے یہ بات مقرر ہے کہ تمام شہر مدین چار لاکھ سوار تھے مگر شعیب علیہ السلام کی دو لڑکیوں کے سوائے کسی شخص نے حضرت علیہ السلام کی تصدیق نہیں کی اور فرمانبردار نہ ہوئے اس کے باوجود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **لا تفسدو فی الارض بعد اصلاحھا** یعنی تباہی مت کروائے شعیب علیہ السلام کی اُمت مدین کی زمین میں اس زمین کی اصلاح

ہونے کے بعد۔ پس یہاں غور کرنا چاہئے کہ اہلیان مدین میں سے کسی نے شعیب علیہ السلام کی تصدیق نہیں کی اور فساد سے باز نہ رہے تو پھر فرمان خدا **بعد اصلاحھا** (زمین کی اصلاح کے بعد) کیا معنی رکھتا ہے پس بضرورت معلوم ہوا کہ اس اصلاح سے مراد مہتر شعیب علیہ السلام کی دعوت صلاح ہے (نیکی کی طرف بلانا ہے) کوئی شخص اطاعت کرے یا نہ کرے کلام ربانی کے حکم سے کہہ سکتے ہیں کہ مہتر شعیب علیہ السلام مدین کی زمین کو صلاح کی طرف لائے چنانچہ بعض مفسروں نے **لا تفسدوا فی الارض الایۃ** کے تحت لکھا ہے کہ۔ اپنی ذات سے نیک کام کیا اور دوسروں کو نیکی کی طرف بلایا۔ پس اس معنی کے لحاظ سے جیسا کہ مہتر شعیب علیہ السلام نے مدین کی زمین کو صلاح سے آراستہ کیا اسی طرح حضرت مہدی علیہ السلام نے تمام زمین کو عدل سے آراستہ کیا بلکہ حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں بہت سے لوگوں نے آپ کی تصدیق واطاعت قبول کر کے اپنی جان اور مال کو نثار کر دیا۔ اور خود کو ملامت کے تیر کا نشانہ بنا دیا اس کے بعد علماء نے کہا اس وجہ پر بھی تمہاری حجت درست نہیں اس لئے کہ تم نے صرف ایک شہر پٹن میں یہ شور وغوغا اٹھایا ہے اور باقی کسی شہر اور ولایت میں یہ خبر مشہور نہیں پس تمہاری یہ حجت کہ مہدی تمام زمین کو عدل اور قسط سے بھر دیا جیسا کہ شعیب علیہ السلام نے تمام زمین مدین کی اصلاح کی درست نہیں تم اپنی تقریر سے خود ملزم ہوئے اس ضعیف نے کہا کہ تمہارے کلام میں تعارض آتا ہے اس لئے کہ ابھی تم کہتے تھے کہ سلیم شاہ کے وقت جب شیخ علائی کو قتل کے لئے حاضر کئے تو شیخ مذکور اپنے عقیدہ سے پلٹے نہیں ان کے بعض تابعین نے اس عقیدہ سے توبہ کی۔ کسی نے شیخ علائی سے سوال کیا کہ یہ کیا ہے کہ تم نے تو توبہ نہیں کی اور یہ لوگ تائب ہوگئے جواب دیا کہ پیشوا کے لئے عالیت اختیار کرنا زیادہ بہتر ہے اگر مقتدی نے رخصت کی طرف توجہ کی تو عیب نہیں غرض کہ تم کو معلوم ہے کہ میاں شیخ علائیؒ کی طرح کوئی شخص علم وتقویٰ ریاضت اور زہد میں اس شہر میں ان سے زیادہ مشہور نہ تھا میاں ممدوح نے حضرت مہدی علیہ السلام کے آستانہ کو اپنا قبلہ بنایا اور اپنی پاک جان کو اس آستانہ شریف کی محبت میں نثار کر دیا یہ خبر عالم میں پھیل گئی ہے کہ ایک عالم عامل شرع کا پابند پرہیزگار پیر طریقت استاد شریعت نے یہ خبر دی ہے کہ مہدی موعود علیہ السلام آئے اور گئے اور ممدوح نے بادشاہوں پردہ نشین عورتوں امراء عالموں اور مشائخوں کے ساتھ ثبوت مہدیت میں دلائل و براہین سے مقابلہ کیا ہے عرب اور عجم میں کم کوئی شخص ہوگا جو یہ کہتا ہو کہ میں نے یہ خبر نہیں سنی اب تم کہتے ہو کہ شہر پٹن کے سوائے کہیں یہ خبر نہیں پہنچی نیز ابھی تم کہہ رہے تھے کہ اس شہر کے علماء نے اس فتنہ سے عاجز آ کر علماء مکہ سے فریاد کی لہذا مکہ کے علماء نے محضرہ کر کے جماعت مہدویہ پر (ان کے قتل کا) فتویٰ لکھا یہ فتویٰ گجرات میں آ کر تیس

سال کا عرصہ ہوا ہے علماء عرب کو معلوم ہو چکا ہے کہ روئے زمین پر مہدویوں کا بڑا گروہ پیدا ہو گیا ہے جو علماء عجم کو حیران کر دیا ہے اور مخلوق گروہ مہدویہ کے قول کی تقلید کرتی ہے (یہ مان لیتی ہے کہ مہدی موعود علیہ السلام آئے اور گئے) یہ خبر مکہ اور مدینہ میں' اللہ تعالیٰ ان دونوں مقامات کو آفات اور بلیات سے محفوظ رکھے' منتشر اور مشہور ہوگئی' اور پھر تم کہتے ہو ہم نے سنا ہے کہ پٹن میں کسی نے دعویٰ مہدیت کیا ہے اس سے بڑھ کر ہم نے نہیں سنا۔ نیز ابھی تم ہم کو کہتے تھے کہ تمہاری گمراہی کی نحوست گوڑ اور پورب کو پہنچ گئی ہے اور وہاں ہزاروں اشخاص ہیں جو تمہاری بات کی تقلید کر کے (مہدی موعود علیہ السلام آئے اور گئے کہہ کر) اس فتنہ میں پڑے ہوئے ہیں اس عقیدہ کو قبول کر لئے ہیں۔ اور بدخشاں میں بھی تمہارا فتنہ پہونچ گیا ہے۔ تمہارے احباب میں سے ایک بدخشانی قتل کیا گیا ہے۔ اہل شیراز تمہاری تقلید سے فتنہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ ملا علاء الدین شیراز سے آ کر تمہاری صحبت میں رہ گئے ہیں ہریو، فرح اور قندہار میں جماعت مہدویہ موجود ہے۔ ودیگر یہ کہ شیخ عبدالنبی جو بادشاہ کے صدر ہیں اور قاضی یعقوب جو ملک القضات ہیں یہ دونوں بزرگوں نے بادشاہ کی مجلس میں بادشاہ اور عالموں کے حضور میں اس ضعیف کو کہا کہ اکبر بادشاہ تمہارے تدارک کے لئے گجرات آیا وگرنہ گجرات کے بادشاہ کا لشکر ایسا قوی نہ تھا کہ خود اکبر بادشاہ کو آنے کی ضرورت ہوتی گجرات پر قبضہ کرنے کے لئے اکبر بادشاہ کا ایک نوکر کافی تھا لیکن تمہارے شور اور فتنہ کے سبب سے اکبر بادشاہ بذات خود گجرات تشریف لائے ہیں۔ یہ ضعیف درحقیقت اس گروہ مہدویہ میں ایک گھاس کی کاڑی کی وقعت نہیں رکھتا ہے ایسے شخص کو دفع کرنے کے لئے اکبر بادشاہ کو بذات خود آنے کی ضرورت ہوئی تو اب انصاف کرو کہ ایسا کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ یہ خبر یعنی مدعاء مہدیت کی خبر شہر پٹن کے سوائے ہم نے کسی جگہ نہیں سنی۔ بلکہ تمام عالم میں غلغلہ ہو گیا ہے کہ مہدویوں کا بڑا گروہ ظاہر ہو گیا ہے اور خلق کو بدعت ترک کرنے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور قرآن شریف کی موافقت کرنے اوامر شرعیہ کی ادائی اور ممنوعات شرعیہ سے پرہیز کرنے کی دعوت کرتا ہے اور معاملات وعبادات میں ہمت کا قدم عالیت کی بلندی پر رکھتا ہے تقویٰ توکل صدق دیانت گوشہ نشینی تنہائی فقر و فاقہ اختیار کرنے خدا کی راہ میں مال دینے میں استوار اور کامل مضبوطی رکھتا ہے اور اس عقیدہ پر مصر اور مستحکم ہے بلکہ رات دن آہستہ اور علانیہ یہ گیت گاتا ہے کہ بیشک مہدی موعود آئے اور گئے۔ بزرگوں کو چاہئے کہ ایسے فضول باتیں نہ کریں کہ جماعت مہدویہ کے مدعا کی خبر شہر پٹن کے سوائے کسی جگہ نہیں ہے اس موقع میں اکبر بادشاہ نے کہا کہ۔ (لکم دینکم ولی دین) (تم کو تمہارا دین اور مجھ کو میرا دین) کہنے کے سوائے کوئی دوسری تدبیر نہیں کیونکہ ان کو (میاں شیخ مصطفیٰ رحمتہ

www.khalifatullahmehdi.info

اللہ علیہ کو) تقریر سے الزام دینا غیر ممکن ہے۔لیکن یہ کیا بات ہے کہ مفسروں نے لکم دینکم کی آیت کو منسوخ رکھا ہے۔ اِس ضعیف نے کہا کہ بعضے مفسرین نے غیر منسوخ بھی کہا ہے۔حاکم نے کہا کونسے مفسر نے غیر منسوخ کہا ہے۔اس ضعیف نے کہا قاضی بیضاوی نے کہا ہے۔اس کے بعد اکابران مجلس نے حاکم سے التماس کیا اور کہا کہ اے بادشاہ مرزا شیخ مہدوی سے مباحثہ کرنے کی ضرورت نہیں۔اس کی بات پر توجہ نہیں کرنی چاہئے کہ وہ زمانہ کا فتنہ ہے۔ہم اہل علم بادشاہ کے ساتھ بیٹھنے والے ہیں اگر شیخ کی بات کچھ توجہ سے سنتے ہیں تو دل میں آتا ہے کہ شیخ حق پر ہے اس کی بات ہمارے دل میں اثر کرتی ہے ایسے فتنہ کو نہیں چھوڑنا چاہئے۔اہل مکہ کا فتویٰ ہمارے لئے کافی حجت ہے کیونکہ اہل مکہ عالم میں افضل ہیں پس ان کا فتویٰ ناحق نہ ہوگا اس فتویٰ کے حکم سے شیخ کو قتل کرنا چاہئے۔حاکم نے اس ضعیف سے پوچھا کیا تم مکہ گئے تھے اس ضعیف نے کہا نہیں پھر پوچھا مکہ کے علماء گجرات آئے ہیں اس ضعیف نے کہا نہیں آئے۔حاکم کہا یہ کیسے لوگ ہیں آنے کے بغیر اور مباحثہ وفہمایش کرنے کے بغیر مہدویوں کے مدعا (مہدی موعود علیہ السلام آئے اور گئے) کے متعلق محض ان کے دشمنوں کے کہنے پر ان کے قتل کا فتویٰ لکھدیئے۔یہ کام خدا پرست عالموں کا نہیں ہے اس کے بعد اکابران مجلس نے کہا اے مرزا علماء مکہ کے علم کی نسبت ہم جاہل ہیں ان کے قول پر ایراد و اعتراض ہمارے لئے سزاوار نہیں۔ان کے قول کی تقلید کرنی چاہئے اور اس پر عمل کرنا چاہئے اس کے بعد حاکم نے (اکبر نے) ملازادہ کی طرف توجہ کی اور کہا اے ملازادے وہ قصہ کیا تھا کہ تمہارے باپ مکہ مبارک کو گئے تھے اور عرصہ دراز تک وہاں درس دینے میں مشغول تھے۔اور وہاں کے لوگوں میں استادی اور پیشوائی میں مشہور ہوگئے اس کے بعد علماء مکہ نے ان پر فتویٰ دیا کہ یہ شخص رافضی اور دین کا دشمن ہے اور واجب القتل ہے اب تم کیا کہتے ہو کہ علماء مکہ کا فتویٰ برحق تھا اور تمہارے باپ واجب القتل تھے یا علماء مکہ نے تمہارے باپ کی شہرت کی وجہ ان سے حسد کر کے ناحق فتویٰ دیا۔اس کے بعد ملازادہ نے کہا اگر صاحب بدعتیوں (مہدویوں) کے سامنے علماء دین کو شرمندہ کریں تو پس کون ہے جو علماء دین کی مدد کرے حاکم نے کہا علمی بحث میں کیا نامعقول بات کہتے ہو علمی جواب دینا چاہئے اب تم اپنے باپ کے معتقد ہو اور اپنے باپ کو اہل سنت و جماعت کے مذہب میں جانتے ہو نہ کہ رافضی سمجھتے ہو پس اس معنی کے لحاظ سے علماء مکہ تمہارے باپ کے ساتھ حسد کئے ہوں گے جب علماء مکہ نے تمہارے باپ کے ساتھ حسد کئے تو تم کو کس دلیل سے معلوم ہوا کہ جماعت مہدویہ کے ساتھ حسد نہیں کئے' تم میرے اس سوال کا جواب دو ملازادہ خاموش ہوگیا۔جب علماء اس بحث میں ملزم ہوئے تو انہوں نے دوسرا پہلو اختیار کیا اور کہا اے مرزا شیخ سے پوچھو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ

www.khalifatullahmehdi.info

وسلم نے فرمایا ہے کہ حق غالب ہے باطل پر پس یہ کیا بات ہے کہ جماعت مہدویہ جہاں کہیں رہتی ہے مفلسی اور ذلت میں رہتی ہے اور ہم لوگ ہمیشہ ان پر غالب رہتے ہیں اگر مہدوی حق پر ہوتے تو ان کی حالت ایسی زبوں کیوں رہتی۔ حاکم نے (اکبر نے) کہا ہماری طرف سے یہ سوال شیخ سے کرنے کی ضرورت نہیں اس سوال کا جواب جو کچھ شیخ کے دل میں ہے میں تم سے کہتا ہوں۔ علما نے کہا کیا جواب ہے کہو۔ اکبر نے کہا حق غالب ہے باطل پر جیسا کہ یہ شیخ ہم پر غالب ہے۔ دیکھو کہ ہم پچاس ساٹھ اشخاص سوالات کرنے میں شیخ سے چمٹے ہوئے ہیں اور شیخ اپنی اس غربت مفلسی بیڑی باپ اور بھائی کی مصیبت عزیزوں اور دوستوں کی جدائی کے باوجود ہماری مجلس میں ایسے بیٹھے ہوئے ہیں گویا کہ ہم سب کا سردار بیٹھا ہوا ہے اور ہمارے ہر سوال کا جواب حشمت ووقار دلیری واستقلال کے ساتھ جودے رہے ہیں حق کا غلبہ باطل پر یہ ہے۔ علماء نے کہا تمہاری یہ تاویل راہ صواب سے دور ہے غلبہ ظاہری چاہئے۔ حاکم نے کہا تمہاری یہ بات نامعقول ہے کیونکہ اگر دوسو سوار مغل کے دس فرنگی سواروں کو دیکھتے ہیں تو دور سے ایسے بھاگتے ہیں جیسا کہ لانڈ گے کو دیکھ کر بکرے بھاگتے ہیں پس اس تقریر کے لحاظ سے تم کو کہنا چاہئے کہ فرنگیاں حق پر ہیں نامعقول بحث نہیں کرنی چاہئے القصہ اس تقریر کے بعد اکبر نے اس ضعیف سے کہا کہ تم نے احادیث کے مضمون سے امکان اور احتمال ثابت کیا ہے یعنی ممکن و متحمل ہے کہ تمہارا مدعا درست ہو پس معلوم ہوا کہ اس عقیدہ کے واسطہ سے تم پر قتل اور اخراج لازم نہیں آتا اگر تم اس عقیدہ پر قائم رہ کر اپنے خیال میں مشغول ہوتے اور خلق کو اس عقیدہ کی دعوت نہ کرتے تو تم کو یہ تکلیف نہ پہنچتی دلیل امکانی حجت احتمالی اور برہان ظنی سے اس قدر بازار گرم کرنا اور خلق کو فریب دینا اور قطعی حکم کرنا کہ مہدی موعود علیہ السلام اس کے بعد ہرگز نہیں آئیں گے اس احتمال کے مخالف احادیث کے جھوٹے ہونے کا یقین کرنا اور تمام علماء کو گمراہ جاننا محض گمراہی اور بے راہی ہے تم اپنے غرور اور نادانی سے تکلیف میں پڑے ہو اب تم کو چاہئے کہ توبہ کریں اور اس طرح کہیں کہ ہمارا پیر ولی کامل تھا اس نے اپنی ذات سے دعویٰ کیا ہے جو حدیث کی رو سے ممکن اور متحمل ہے کہ اس کا دعویٰ درست ہو اور ہم اس کے سلسلے میں ہیں پس ہم کو نہیں چاہئے اور ہمارے لایق نہیں کہ ہم اپنے پیر کی بات سے جو شریعت میں ممکن اور محتمل ہے انکار کریں اور بالفرض اگر مہدی علیہ السلام جیسا کہ علماء احادیث صحیحہ سے کہتے ہیں آئے گا تو ہم قبول کرلیں گے اور جانیں گے کہ ہمارے پیر کو کشف میں غلطی ہوئی تھی اور اگر اس کے بعد نہیں آئے گا تو ظاہر ہو جائے گا کہ مہدی موعود علیہ السلام یہی ذات تھی (جو آ کر گئی) یا تو تم اس طرح اقرار کرو یا دلیل قطعی پیش کرو۔ اس ضعیف نے جواب دیا کہ تم نے پہلے کہا تھا کہ اپنا قصہ اول سے آخر تک بیان کرو اس لئے ہم

نے ارباب تصوف اور اصحاب حدیث کی حجت کو درمیان میں لایا وگرنہ ہم جانتے ہیں کہ احادیثِ احاد خصوصاً جب کہ ایک دوسرے کے متعارض ہو تو' جب دو حدیثیں متعارض ہوں تو دونوں ساقط ہو جاتی ہیں' کے حکم سے اعتقادات کے بحث میں حجت کے لایق نہیں ولیکن ان دلائل سے بھی علماء کی مجلس میں ظاہر ہو گیا کہ گروہ مہدویہ [1] مخطی قرار دیئے جائیں تو بھی ان پر اخراج اور قتل لازم نہیں آتا تو پھر کس طرح ان پر قتل اور اخراج لازم آئے گا جب کہ وہ صواب پر ہوں پس جو شخص کہ مہدویوں پر قتل اور اخراج کا حکم کرتا ہے اور اس حکم کو حلال جانتا ہے تو شرعاً یہ حکم اسی پر لوٹتا ہے انشاءاللہ تعالیٰ وحدہ اس کے بعد ہم دلیل قطعی پیش کریں گے حاکم نے کہا بہتر ہے کہیئے۔ اس ضعیف نے کہا کہ علماء سلف نے شخص انسانی کی نبوت کو ثابت کرنے کے لئے کتب عقاید میں جن اخلاق کو شرط کیا ہے اور تفصیل سے بیان کر کے اجماع و اتفاق سے مقرر کیا ہے کہ یہ اخلاق رکھنے والے سے ہرگز جھوٹ واقع نہ ہوگا چنانچہ شرح عقاید اور طوالع اور شرح مواقف اور تفسیر مدارک اور احیاء العلوم اور دوسرے کتب عقائد سے معلوم ہوتا ہے پس وہ اخلاق (جو نبوت کے لئے شرط کئے گئے) سب کے سب ہم نے حضرت سید محمد علیہ السلام کی ذات مبارک میں پائے اور دعویٰ مہدیت آپ کی ذات سے وقوع میں آیا پس علماء سلف کے مذہب اور فقہائے خلف کے منہج کی بناء پر ہم نے تحقیق و یقین سے جان لیا کہ یہی ذات مہدی موعود علیہ السلام ہے اس میں کچھ شک و شبہہ نہیں۔ اور حضرت رسالت پناہؐ نے حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے باب میں فرمایا ہے کہ مہدی میرے قدم بقدم چلے گا اور خطا نہیں کرے گا یہ فرمان حضرت مہدی علیہ السلام کی ذات ستودہ صفات کے حق میں صادق آیا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اخلاق تمام افعال اور تمام احوال کی پوری پوری پیروی بغیر کسی کمی اور بیشی کے مہدی علیہ السلام کی ذات ستودہ صفات میں ظاہر ہوئی پس مقرر اور محقق اور معلوم اور متیقن ہوا کہ یہی ذات یقیناً مہدی موعود ہے کوئی دوسرا نہیں۔ اور وہ حدیث کا احتمال کہ ظہور مہدی علیہ السلام سے پہلے ظن کا سبب تھا ظہور مہدی کے بعد مرتبہ یقین کو پہنچ گیا۔ اس لئے کہ ولی کامل کے حال سے کہ اس کو سلف اور خلف کے اجمع و اتفاق سے صادق القول جاننا چاہئے موافق آیا اس کے بعد حاکم نے سوال کیا کہ تم نے تو اس ذات کو نہیں دیکھا پھر کیسے جانے کہ اس ذات میں یہ اخلاق موجود تھے اس ضعیف نے جواب دیا جیسا کہ علماء سلف نے اپنے مصنفہ کتب عقاید میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی تحقیق کی ہے اس طرح ہم

---

[1] مخطی وہ شخص ہے جو ارادہ نیکی کا کرے اور اچانک اور بے قصد اس سے خطا سرزد ہو جائے اور وہ خاطی شخص ہے جو قصداً اپنے ارادہ سے خطا کرے (از لغات کشوری)

www.khalifatullahmehdi.info

نے بھی مہدی علیہ السلام کی ذات کی تحقیق کی اور جان لیا کہ یہی ذات مہدی موعودؑ ہے اس کے بعد حاکم نے سوال کیا تمہاری تقریر کے مضمون سے معلوم ہوا کہ ان اخلاق کا صاحب واجب التصدیق ہے پس اگر کوئی شخص اس کے بعد پیدا ہو جائے اور یہی سارے اخلاق رکھتا ہو اور مہدیت کا دعویٰ کرے تو تم اس کو کیا کہتے ہو۔ اس ضعیف نے کہا ہرگز پیدا نہ ہوگا اور دعویٰ نہیں کریگا۔ حاکم نے کہا محال کو فرض کر لینا محال نہیں بالفرض اگر کوئی پیدا ہو جائے اس ضعیف نے جواب دیا اگر کوئی شخص اِن اخلاق کے ساتھ دعوی نبوت کرے تو ہم اور تم اس کے متعلق کیا کہیں گے اُس کے متعلق جو کچھ کہیں گے اس کے متعلق بھی وہی کہیں گے ولیکن ایسا واقع نہ ہوگا خاتم الانبیا علیہ السلام بھی آئے اور گئے اور خاتم الاولیاء بھی آئے اور گئے۔ یہاں گفتگو کا رنگ بدل گیا بحث مہدیت سے غیر متعلق سوال و جواب ہونے لگے مثلاً سوال کیا نابالغ کو صحابی کہہ سکتے ہیں یا نہیں۔ جو شخص علی رضی اللہ عنہٗ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتا ہے اس پر کیا حکم کرتے ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ ضی اللہ عنہ کے مجادلہ کے باب میں تم کیا اعتقاد رکھتے ہو۔ یزید پر لعنت بھیجنے کے متعلق کیا کہتے ہو۔ تمہارے پاس مجتہد کے لئے کیا شرائط ہیں۔ کلمات شعر کے بعض مشکلات اور ان کے جیسے دوسرے سوالات پیش کئے۔ اس ضعیف نے اپنے حوصلہ و دانش کے موافق ان کے ہر سوال کا جواب ادا کیا۔ حاکم اور اس کے اکابران مجلس نے میرے کسی جواب سے اختلاف نہیں کیا بلکہ خوشنودی اور پسندیدگی کا اظہار کیا ان سوال و جواب کی تفصیل خارج از بحث ہے یہاں عبارت کی طوالت کے واسطہ سے مرقوم نہ ہوئی حاصل الامر مغرب کے بعد سے آدھی رات تک مجلس ہوئی اس کے بعد برخواست کئے اور مجھے نگہبان کے حوالے کیا۔ فقط

دوسری مجلس

چونکہ اس ضعیف کو پاؤں میں بیڑی پڑی ہوئی مجلس میں لے گئے حاکم اور دوسرے علماء اور بعض امرا جو پہلی مجلس میں حاضر نہ تھے اس مجلس میں حاضر تھے اس ضعیف کو سوال و جواب کے لئے حلقہ کے درمیان بٹھائے حاکم نے علماء سے کہا شیخ مصطفیٰ مہدوی یہ ہے تم کو جو کچھ پوچھنا ہے پوچھو اس کے بعد علماء نے اس ضعیف سے کہا کہ تم بزرگ اور پیشوا ہو تم ایسی قابلیت رکھتے ہو کہ ہم جیسے تم سے فائدہ حاصل کرتے ہیں تم کس دلیل سے سید محمد کو مہدیؑ کہتے ہو احادیث کے خلاف کیوں اعتقاد باندھ لئے مہدیؑ کے لئے احادیث میں علامات مقرر ہیں اس ضعیف نے جواب دیا کہ علامات مہدی علیہ السلام کی احادیث میں تعارض بہت ہے ان متعارضہ احادیث کے حکم سے مہدی کی ذات کو مشخص کرنا قطع نظر اس بات کے کہ آئے اور گئے یا بعد ازاں آئیں گے تمام محالات سے ہے علماء نے کہا افسوس افسوس تم جیسے بزرگ کے لئے نہیں چاہئے کہ ایسی نا معقول بات کہے کیوں کر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں میں ہرگز تعارض نہ ہوگا۔ اس کے بعد اس ضعیف نے حاکم سے متوجہ ہو کر کہا تم خاطر جمعی کے ساتھ متوجہ ہو جاؤ ہم کہتے ہیں کہ احادیث میں تعارض ہوتا ہے اور یہ علماء کہتے ہیں کہ ہرگز تعارض نہ ہوگا اگر علما علم حدیث کے قاعدہ سے تعارض نہ ہونے کو ثابت کر دیں تو ہم اپنے مدعا میں غلطی پر ہوں گے۔ اس کے بعد حاکم نے علماء کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ آغاز بحث ہی میں تم کیا نا معقول بات کہتے ہو اگر احادیث میں تعارض نہ ہو تو میں رافضی ہوں گا میں آج ہی ایک حدیث کی کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا اس کتاب میں خروج دجال کی کیفیت دیکھا کہ دو حدیثیں ایک دوسری کے موافق نہیں۔ ظاہر ہے کہ جو احادیث مہدی علیہ السلام کے باب میں آئی ہیں ہرگز بے تعارض نہ ہوں گی علماء نے اس کا جواب کچھ نہ دیا اور اس ضعیف سے دوسرا سوال کر دیا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی علیہ السلام کے باب میں فرمایا ہے کہ۔ زمین اور آسمان کے رہنے والے مہدی علیہ السلام کو دوست رکھیں گے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ زمین اور آسمان کے رہنے والے مہدی علیہ السلام سے راضی ہوں گے یہ کیا بات ہے کہ تمہارا امام اور اس کی پیروی کرنے والوں سے تمام شہر کے لوگ بغض رکھتے اور ان کو اپنے سے دور رکھتے ہیں۔ اس ضعیف نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو دیکھو کہ حضرت رسالت پناہ صلعم کو تکلیف دینے والے مدعیوں کے ساتھ احسان کرنے اور تالیف قلوب کا حکم ہوا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اور برابر نہیں نیکی اور بدی برائی کو دفع کر ایسی خصلت سے جو بہت بہتر ہو پھر ناگاہ وہ شخص کہ تجھ

www.khalifatullahmehdi.info

میں اوراس میں دشمنی ہے گویا وہ دوست ہے رشتہ دار(جزء۲۴رکوع۱۹) یعنے اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دشمنوں کے ساتھ میٹھی بات کرواوراچھے اخلاق سے پیش آؤ اوران کی برائیوں کو اپنی بھلائیوں سے دفع کرو مثلاً غصہ کو صبر سے جہالت کو بردباری سے برائی کو معافی سے بخالت کو سخاوت سے قطع رحمی کو صلہ رحمی سے پھرناگاہ وہ شخص کہ تجھ میں اوراس میں دشمنی ہے گویا وہ دوست ہے رشتہ دار۔یعنی پس ہوجائے گا تیرادشمن محبت میں قریبی دوست کی طرح جب تو ایسا کرے گا تو مشکلات آسان ہوجائیں گے اب غور کرنا چاہئے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلعم نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل انتہا کو پہنچائی اچھی نظر سے دیکھنا چاہئے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام دشمن دوست ہوگئے اوراپنی دشمنی سے باز آگئے یہ بات ظاہرواظہر ہے یہاں تک کہ دشمنوں کی عداوت بڑھی ہوئی ہے پس ضرورت کے لحاظ سے آیت ہذافاذ الذی بینک وبینہ عداوۃ کے معنی کافروں کی غفلت جہالت عداوت حسداور بغاوت کے کرنا چاہئے تاکہ آیت کا مضمون حضرت رسالت پناہؐ کے حال کے موافق ہو کیونکہ یہاں حسداور بغاوت کرنے والے مستثنیٰ اورممتاز ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انکے حق میں فرمایا ہے کہ اوراگر یہ دیکھ بھی لیں ساری نشانیاں تو ان پر بھی ایمان نہ لائیں(جزء۷رکوع۹)اسی طرح گروہ مہدویہ کے باب میں ان دومخصوص جماعتوں یعنی علماءظاہراورانکی تقلید کرنے والوں کے سواجس سے پوچھو سب ایک زبان جواب دیں گے کہ گروہ مہدویہ کے جیسا کوئی گروہ لطافت نزاکت ہمت استقامت مروت فتوت دیانت اخوت شجاعت سخاوت توکل تسلیم الی اللہ اورتمام اخلاق حمیدہ رکھنے والا ہم نے ہرگزنہیں دیکھا پس جیسا کہ قرآن مجید کی آیۃً پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں درست آئی اسی طرح یہ حدیث مہدی علیہ السلام اورآپکے گروہ کے باب میں درست آئی نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔تحقیق اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کودوست رکھتا ہے تو بلاتا ہے جبرئیلؑ کو پس کہتا ہے کہ میں فلاں کودوست رکھتا ہوں تو بھی اس کودوست رکھ پس جبرئیلؑ اسکودوست رکھتے ہیں پھرندا کرتے ہیں آسمان میں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کودوست رکھتا ہے تم بھی اس کودوست رکھو پس تمام اہل آسمان اس کودوست رکھتے ہیں اوراہل زمین کے پاس بھی وہ مقبول ہوجاتا ہے۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تمام انبیاءاوراولیاءخواہ سابقین سے ہوں خواہ اصحاب یمن سے اہل آسمان اوراہل زمین کے پاس مقبول اورمحبوب ہیں اس کے باوجودفرمان خدا۔اورقتل کردیتے ہیں انبیاءکوناحق اور ماردیتے ہیں انکو جوکہتے ہیں انصاف کرنے کو(جزء۳رکوع۱۲)اقتضااورحدیث ہذابے شک سخت ترین بلاانبیاءؑ پرڈالی گئی پھراولیاءؒ پر۔کے حکم

سے انبیاءؑ اولیاء پر بلائیں نازل ہوئیں جو کچھ نازل ہونی تھیں اولوالعزم کی جماعت جو انبیاء اور مرسل سے افضل ہے دیکھنا چاہئے کہ ان پر کس قدر بلا کے پہاڑ ٹوٹ پڑے اور ان کے دشمنوں نے ان پر کس قدر بہتان اٹھائے اور پھر پیغمبر صلعم کو فرمان خدا ہوتا ہے کہ۔ پس تو صبر کر جیسا کہ صبر کیا اولوالعزم پیغمبروں نے (جز ۳ رکوع ۱۴) اور دیگر یہ کہ امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما جو حدیث ہذا۔ وہ دونوں جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں کہ موافق مخصوص ہیں دیگر یہ کہ بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے۔ کی آیت سے منصوص ہیں لیکن کربلا میں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی زمانہ میں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اور تمام امت کے ہاتھوں سے کس قدر بلا اور جفا کا شربت چکھے ہیں۔ اب جاننا چاہئے کہ جیسا کہ حدیث ہذا اہل زمین کے پاس بھی مقبول ہوجاتا ہے تمام انبیاء اور اولیاء کے حق میں صادق آتی ہے اسی طرح حدیث ہذا آسمان و زمین کے رہنے والے اسکو دوست رکھتے ہیں مہدیؑ اور آپ کی پیروی کرنے کے باب میں صادق آتی ہے اسکے بعد علماء نے کہا کہ حدیث کی تاویل نہیں کرنی چاہئے جیسا کہ حدیث کا لفظ ہے اس پر ایمان لانا چاہئے اور اس کے خلاف سے پرہیز کرنا چاہئے اس ضعیف نے جواب دیا کہ ابوحنیفہؒ کے مذہب کی بناء تاویل پر ہے یہاں تک کہ شافعی علماء حنفی مذہب کے علماء کو اصحاب رائے کہتے ہیں اور اپنے مذہب کے علماء کو اصحاب حدیث کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال کا تعلق نیتوں سے ہے۔ نیز آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص کو وہی ملتا ہے جسکی وہ نیت کرے نیز آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے وضو کی نیت نہیں کی اسکا وضو نہ ہوا۔ یہاں امام شافعیؒ حدیث کے لفظ سے تمسک کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ اپنے مذہب کو تاویل پر رکھے ہیں۔ چنانچہ یہ بات اس شخص پر مخفی نہیں جو مجتہدین رحمہم اللہ کے اختلاف سے بخوبی واقف ہے۔ اس کے بعد علماء نے کہا جو کچھ تم نے کہا ہم نے مان لیا۔ اب تم بھی اگر تاویل کرتے ہو تو ایسی تاویل کرو کہ ہمارے دل کو تسکین ہو۔

اس ضعیف نے کہا کہ تمہارے دل کی تشفی کرنی ہم پر لازم نہیں۔ ہم نے احکام دینیہ کے قواعد کی تائید اور علوم اسلامیہ کے قوانین کی مضبوطی سے اپنے دل کی تسکین اور اپنے تابعین کے دل کی تسکین کی ہے اس لئے کہ امام اعظمؒ کے جیسا کامل انسان مرتبہ اجتہاد کے کمال اور اچھے اور اعلیٰ اعتقاد[۱] و عمل کے باوجود امام شافعیؒ کے دل کی تسکین نہ کرسکا اور دونوں امام رحمہما

[۱] مذہب کا دارومدار درست اعتقاد اور عمل صالح پر ہے فکر و عمل پر نہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (باقی حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

www.khalifatullahmehdi.info

اللہ کا اختلاف دور نہ ہوا تو ہم علم واستنباط کے باب میں امام اعظمؒ سے فائق نہیں اور تم انصاف وادارک میں امام شافعیؒ سے فاضل نہیں تو پھر یہ اختلاف تمہارے اور ہمارے درمیان سے کیسے دور ہو۔ نیز اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے اور پہلے ہی ہمارا حکم ہو چکا اپنے بھیجے ہوئے بندے کے لئے بیشک پیغمبروں کی ہی مدد ہوتی ہے اور بیشک ہمارا لشکر ہی غالب ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اللہ لکھ چکا ہے کہ ضرور غالب رہونگا میں اور میرے رسول بیشک اللہ زورآور زبردست ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور تم ہی غالب رہوگے اگر تم مومن ہو۔ نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مومنوں کی مدد کرنا ہمارا حق ہے۔ اور ان آیات کی جیسی بہت سی آیاتیں قرآن مجید میں ہیں اب تم ان آیات میں ظاہر الفاظ کی دلالت پر حکم کرتے ہو یا اس طرح بیان کرتے ہو کہ تمام انبیاء اور مومنوں کے احوال کے موافق ہو اور ان پیغمبروں کے باب میں جو اول سے آخر تک انہوں نے غلبۂ ظاہری نہیں پایا بلکہ دشمنوں کے ہاتھ سے قتل ہوئے۔ اور دوسری مومنوں کی جماعت مثلاً فرعون کے جادوگر اور اصحاب اخدود اور ان کے جیسے مومنوں کے متعلق تم کیا کہتے ہو کہ یہ لوگ غالب مظفر اور منصور تھے یا نہیں۔ اگر ظاہر الفاظ کی دلالت پر نذر کرتے ہو تو کہنا چاہئے کہ وہ غالب اور منصور نہ تھے پس ایسے معنی کرنا درحقیقت ان پر الزام دینا ہے ولیکن چونکہ ان مومنوں کی حقیقت دلائل سے ثبوت کو پہونچ چکی ہے لہذا ہم کو اور تم کو ضرورت ہوئی کہ آیات واحادیث کی تفسیر اس طرح بیان کریں کہ پیغمبروں اور ان کی پیروی کرنے والوں کے حال کے موافق ہو تا کہ ہم دین کے دائرہ سے خارج نہ ہو جائیں۔ اور اللہ بہتر جاننے والا ہے۔

(حاشیہ بسلسلہ صفحہ گزشتہ) وبشر الذین اٰمنو و عملو والصٰلحٰت ان لھم جنٰت تجری من تحتھا الانھار (جز۱۰ا رکوع۳)
اور اے محمدؐ خوشی سنا ان کو جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے تو بیشک ان کے واسطے جنتیں ہیں بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ہر جگہ ایمان یعنی اعتقاد اور عمل صالح کا ذکر فرمایا ہے تمام قرآن میں کہیں فکر وعمل کا ذکر نہیں لہذا فکر وعمل کو زور دینا قرآن کی مخالفت کرنا ہے۔

تیسری مجلس

چونکہ اس ضعیف کو بیڑی ڈالے ہوئے مجلس میں لائے تو عبدالنبی عقل مند بادشاہ کی مجلس کے حلقہ علماء کا سردار تھا کہا اے بادشاہ انصاف کر کہ یہ مہدوی تھوڑے ہیں ان کی بات کیسے قبول ہو بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ مہدی علیہ السلام آئیں گے اور یہ تھوڑے مہدوی کہتے ہیں کہ مہدی علیہ السلام آئے اور گئے لہذا اے بادشاہ تم پوچھو کہ شیخ مصطفیٰ کیا کہتا ہے اس ضعیف نے کہا کہ بادشاہ نے مہتر یوسف علیہ السلام اوران کے بھائیوں کی گفتگو سنی ہے یا نہیں عبدالنبی نے کہا بہت دفعہ سنی ہے۔ بادشاہ نے کہا فرمائیے میں نے تمہاری زبانی نہیں سنی۔ اس ضعیف نے کہا اے بادشاہ دس بھائی ایک مادری تھے اور یوسف علیہ السلام اور بن یامن ایک مادری تھے یوسف علیہا السلام کے بھائیوں نے حضرت سے کہا یوسف کو قتل کر ڈالو یا اسکو ایسی زمین میں ڈال دو جہاں کوئی آدمی نہ ہو یا اس کو اندھیرے کنویں میں ڈال دو۔ پس انہوں نے اپنے والد بزرگوار کے پاس کھیلنے کا بہانہ کر کے یوسف علیہ السلام کو باہر لے گئے اور انکو کنعان کے کنویں میں ڈالدیا اور دوسری بار آ کر یوسف علیہ السلام کو ایک سوداگر کے ہاتھ بیچ دیا۔ یوسف علیہ السلام کے بھائی بہت تھے اور یوسف علیہ السلام ایک تھے پس انکے درمیان کون جھوٹا تھا۔ بادشاہ نے کہا یوسف کے تمام بھائی گنہگار اور جھوٹے تھے۔ اس ضعیف نے کہا یوسف علیہ السلام کے بھائی بہت تھے کس طرح گنہگار اور جھوٹے ہوں گے بادشاہ نے کہا تم نے یہ بات ہم پر چسپاں کی۔ اس ضعیف نے کہا میں نے مہتر یوسف علیہ السلام کی بات تمہارے روبرو اس لئے پیش کی ہے کہ ملایاں اور شیخاں بہت ہیں اور کہتے ہیں کہ مہدی علیہ السلام آئیں گے بندہ اور بندہ کے بھائی تھوڑے ہیں کہتے ہیں کہ مہدی علیہ السلام آئے اور گئے پس ان میں کون جھوٹے ہیں۔ بادشاہ اللہ کے لئے انصاف کریں اس موقع پر بھی بادشاہ نے یوسف علیہ السلام کی طرف حق ہونے کو قبول کیا۔ اس ضعیف نے کہا اگر ایسا ہی ہے تو ہم مہدوی حق پر ہے جو کہتے ہیں مہدی علیہ السلام آئے اور گئے کیونکہ ہم تھوڑے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انمیں کہ تھوڑے ایمان لائے اوران میں کے اکثر بدکار ہیں اور ہر زمانہ میں ہر رسول کا انکار بہت سے اشخاص نے کیا ہے اور تھوڑے اشخاص ایمان لائے۔ پس اسی طرح مہدیؑ کے وقت میں بہت سے لوگ منکر ہوئے اور تھوڑے ایمان لائے پس قطعی حجت سے ثابت ہوا کہ مہدی علیہ السلام آئے اور گئے۔ دیگر یہ کہ اے بادشاہ آدم علیہ السلام کو

پیدا کرنے سے پہلے تمام فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ۔اور جب کہا میرے پروردگار نے فرشتوں سے کہ میں بنانے والا ہوں زمین میں ایک خلیفہ فرشتے بولے کہ کیا تو خلیفہ بناتا ہے اس میں ایسے شخص کو جو اس میں فساد پھیلائے اور خون بہائے اور ہم تو تیری خوبیاں پڑھتے اور تیری پاک ذات یاد کرتے ہیں اللہ نے فرمایا کہ میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے اور اللہ نے بتادیئے آدم کو چیزوں کے نام سارے پھر سامنے کیا ان چیزوں کو فرشتوں کے پھر فرمایا کہ بتاؤ مجھ کو ان چیزوں کے نام اگر تم سچے ہو وہ بولے کہ تو پاک ذات ہے ہم کو کچھ نہیں معلوم مگر جتنا تو نے سکھایا بیشک تو ہی اصل دانا حکمت والا ہے آدم علیہ السلام کی خلقت سے دو ہزار سال پہلے فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ میں بنانے والا ہوں آدم کو جو روئے زمین پر خلیفہ ہوگا فرشتوں نے کہا یا اللہ تو پیدا کرتا ہے اس شخص کو جو روئے زمین پر خون ریزی کرے اور ہم تو خاص تیری پاکی اور ثنا میں مشغول رہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے کہا ہم جو کچھ جانتے ہیں تم نہیں جانتے۔جب آدمؑ کو پیدا کیا تو تمام چیزوں کی تعلیم دی انکے ناموں کے ساتھ اور بیان کیا جو کچھ اللہ کی خلقت تھی پس پیش کیا تمام چیزوں کو فرشتوں پر اور کہا اللہ تعالیٰ نے کہ ہم کو تمام پیدا کی ہوئی چیزوں کے نام سے آگاہ کرو اگر تم سچے ہو۔فرشتے مومن تھے توبہ کئے اللہ کا حکم بجالائے اور کہا کہ ہم اتنا ہی جانتے ہیں جتنا تو نے ہم کو سکھایا بیشک تو ہر چیز کو جاننے والا اور خلقت کو حکم کرنے والا ہے (مقام غور ہے کہ) تمام فرشتے آسمان پر تھے اور سب نور سے پیدا ہوئے تھے (اسکے باوجود) انہوں نے آدم کی خلافت پر حسد کیا پس جو لوگ گناہوں سے بھرے ہوئے اور دنیا کی طلب میں حیران اور پریشان ہیں مہدی علیہ السلام اور مہدویوں اور خدا کے طالبوں پر کیوں حسد نہ کریں۔پس جب فرشتوں نے توبہ کی اور اللہ کے فرمان پر ایمان لایا نیستی اور عاجزی اختیار کی تو خدائے تعالیٰ کی درگاہ میں مقبول ہوئے۔اسی طرح یہ لوگ جو مہدی علیہ السلام کے منکر ہیں ثبوت مہدیت کی حجتیں سنیں جس میں ایمان ہے وہ توبہ کرتا ہے نیستی اور عاجزی اختیار کرتا ہے اور مہدیؑ کو قبول کرتا ہے خدائے تعالیٰ کی درگاہ میں مقبول ہوتا ہے۔اور شیطان سے گناہ ہوا اور آدم کو سجدہ نہیں کیا اور کہا کہ میں آدمؑ سے بہتر ہوں تکبر اور غرور کیا چند ہزار سال ہوئے توبہ نہیں کیا اور نہ توبہ کرتا ہے اسی طرح جس شخص میں ایمان نہیں وہ توبہ نہیں کرتا تکبر اور غرور کرتا اور مہدی علیہ السلام کو قبول نہیں کرتا پس وہ کافر ہے جو شخص حق کے بھیجے ہوئے کو قبول نہیں کرتا ہے وہ کافر ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔اور جو نہ حکم دے اس کے موافق جو اللہ نے اتارا تو وہی لوگ کافر ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے انکار کیا مہدی کا پس تحقیق کہ

وہ کافر ہے یہ حدیث طبقات الفقہا میں ہے اس کے بعد ضعیف نے کہا کہ اے بادشاہ انصاف کر کہ خدائے تعالیٰ اپنے کلام مجید میں فرمایا ہے یا دائود انا جعلنا ک خلیفة فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ۔یعنی اے داؤد ہم نے بنایا ہے تجھ کو خلیفہ زمین میں پس تو حکم کر لوگوں میں انصاف سے ۔اور نبی صلعم نے فرمایا کہ رحم اللہ علیٰ من انصف ولعن الله علی من لم ینصف یعنی اللہ کی رحمت ہو اس شخص پر جو انصاف کیا اور اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جو انصاف نہیں کیا۔ جب بادشاہ نے یہ بات سنی تو کہا اے شیخ مصطفیٰ تجھ پر خدا کی رحمت ہو اور اللہ تجھ کو برکت دے اس کے بعد بادشاہ نے عالموں اور شیخوں کی طرف رخ کر کے کہا تم بھی کچھ حجت پیش کرو اور کچھ جواب دو مگر کسی شخص نے جواب نہ دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قل جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا ۔ یعنی کہدو اے محمد جس وقت کہ حق آیا باطل نابود ہوا تحقیق کہ باطل نابود ہونے والا ہے کہ ہرگز حق پر غالب نہ ہوگا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الحق یعلو ولا یعلی ۔ یعنے حق غالب ہے ہرگز مغلوب نہ ہوگا۔ پس ثابت ہوا کہ مہدی علیہ السلام آئے اور گئے ۔مباحثہ کے لئے بادشاہ کے حضور میں چند سو عالماں اور شیخاں جمع ہوئے تھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب مغلوب اور لاجواب ہوئے ۔ اس کے بعد عالموں نے پوچھا کہ مہدی علیہ السلام آ کر گئے سو کتنا عرصہ ہوا اس ضعیف نے جواب دیا کہ مہدی علیہ السلام رسول صلعم کی ہجرت کے بعد نو سو پانچ سال پر آئے اور دسویں صدی میں دعویٰ مہدیت فرمایا اور محمد صلعم کے دین کی نصرت فرما کر گئے ہم نے آپ کی پیروی کی ہے چنانچہ تواریخ میں اصحاب تواریخ کے اتفاق سے حدیث نبوی مسطور ہے۔ ابو ہریرہؓ سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اللہ بھیجے گا اس امت کے لئے ہر صدی کے راس پر ایک ایسے شخص کو جو تجدید کریگا اس امت کے لئے اس کے دین کی۔ اور اصحاب تواریخ نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ دسویں صدی میں مہدی علیہ السلام کے سوائے دوسرا نہ ہوگا اس کے بعد یہ ضعیف نے یہ بیت پڑھی۔

آفتاب آسمان سے طلوع ہوا
اندھی آنکھ نہیں دیکھتی ہے تو کیا فائدہ

آفتاب سر پر آیا میری ڈھال ہاتھ میں ہے چیونٹی اگر شکر نہیں چنتی ہے تو کہدو کہ مت چن اندھا اگر ہرگز نہیں دیکھتا

ہے تو کہدو کہ مت دیکھ اس کے بعد ضعیف نے بادشاہ سے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ ''اور کرلیا کرو دو گواہ مردوں میں سے یعنے اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تم گواہ طلب کرو تمہارے مردوں میں سے۔ اللہ تعالیٰ نے نامردوں کی گواہی نہیں کہا اور نہ نامردوں کی گواہی طلب کی ہے۔ نبی صلعم نے فرمایا دنیا کا طالب مخنث ہے اور آخرت کا طالب مونث ہے اللہ کا طالب مذکر ہے نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ من رائ الھلال فعلیہ الصوم یعنی جس شخص نے رمضان کا چاند دیکھا تو اس پر روزہ رکھنا فرض ہوا کہ روزہ رکھے اور اس مرد کی گواہی کو دوسروں نے پسند کیا تو ان پر بھی روزہ رکھنا لازم ہے اسی طرح ہم نے آیت وحدیث کی حجت دیکھی اور خدا اور رسولؐ کی گواہی سنی تو ہم پر مہدی علیہ السلام کو قبول کرنا فرض ہوا اس سبب سے ہم نے قبول کیا ہے اور مہدی علیہ السلام آئے اور گئے کہتے ہیں اور بندہ کے کہنے پر بہت سے لوگوں نے قبول کرلیا اور جو شخص قبول نہیں کرتا ہے اس کا وبال اس کی گردن پر ہے یعنی اس کی جگہ دوزخ ہوگی۔ اس کے بعد اس ضعیف نے کہا اے بادشاہ ان عالموں اور شیخوں سے کہو کہ بندہ نے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور معتبر کتابوں کی گواہی پیش کی ہے لہذا تم بھی آیت اور حدیث اور معتبر کتابوں سے کچھ حجت پیش کرو کہ (ان کے قول سے) فلاں تاریخ مہدی علیہ السلام آئیں گے۔ اس کے بعد بادشاہ نے عالموں اور شیخوں کی طرف متوجہ ہوا اور جن لوگوں نے (میاں شیخ مصطفیٰؒ سے) یہ سوال کیا تھا کہ مہدیؑ کون سے سن میں آئے ان سے کہا کہ شیخ مصطفیٰؒ نے اپنے مدعا پر جو حجتیں پیش کیں تم سب لوگ سن چکے اب تم بھی حجت پیش کرو کسی نے جواب نہیں دیا اس کے بعد اس ضعیف نے کہا اے بادشاہ ایک دوسری حجت بھی سن لیجئے اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں ان لوگوں کے حق میں جو قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن پر عمل نہیں کرتے فرماتا ہے کہ ان لوگوں کی مثال جن پر توریت لادی گئی ہے پھر انہوں نے اس کو نہ اٹھایا ایسی ہی ہے جیسے گدھے کی پیٹھ پر کتابیں لادھا ہے یعنی جو لوگ قرآن پڑھتے ہیں اور اس پر عمل نہیں کرتے انکی مثال ایسی ہے جیسا کہ گدھا اپنی پیٹھ پر پتھر یا لکڑی کا بوجھ اٹھایا ہے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ **العالم الذی لا یعمل بعلمه فهو حمار** یعنی وہ عالم جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتا ہے پس وہ گدھے کے مانند ہے۔

اے کم سمجھ تیرے جسم پر گدھے کا بوجھ لاددیں تیرا کان پکڑ کر لاویں اور تجھ سے کہیں کہ خاموشی کے ساتھ چل وہ جو تو دیکھتا ہے کہ سب آدمی ہیں ان میں بہت سے بغیر دُم کے بیل اور گدھے ہیں۔ شیخ محی الدینؒ کا قول ہے کہ تمام تعریف اللہ

www.khalifatullahmehdi.info

کے لئے ہے جس نے گدھے کو بشر کی صورت پر پیدا کیا۔ اے نادان عالم تو کتنا علم پڑھے گا جو علم کے باطنی ہیں کہ میں جانتا ہوں کہ تو نہیں جانتا تیرے سر کے بال صرف ونحو کے حاصل کرنے میں سفید ہو گئے جو علم کہ ربانی ہے اس کا ایک حرف تجھ کو حاصل نہ ہوا

بیت

تو نے گدھے کی پیٹھ پر بہت سی کتابیں رکھ دیں
اس کو نہیں کہہ سکتے کہ وہ اہل باطن ہے

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **اولئک کالانعام بل ھم اضل** یعنی یہ گروہ چوپایوں کے مانند ہے بلکہ ان سے یعنی چوپایوں سے بھی زیادہ گمراہ ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جس چیز کے لئے پیدا کیا ہے وہ کام کرتے ہیں اور خدائے تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں لیکن بعضے لوگ خدا کو یاد نہیں کرتے اور خدا کی بندگی نہیں کرتے اس سبب سے دوزخ میں ہمیشہ جلیں گے کیونکہ کتوں سوروں گدھوں اور تمام چوپایوں کو دوزخ کا عذاب نہیں ہے اور یہ لوگ جو خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاف کرتے ہیں اور اسی حالت میں مرتے ہیں یہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ جلیں گے اسی سبب سے چوپایوں سے زیادہ برے ہیں قال اللہ تعالیٰ **یا اھل الکتاب لم تلبسون الحق بالباطل و تکتمون الحق وانتم تعلمون** اللہ کا فرمان ہوا کہ اے اہل کتاب کس لئے تم حق کو چھپاتے ہو باطل سے درانحالیکہ تم جانتے ہو کہ محمد صلعم برحق ہیں۔ پس اسی طرح مہدی علیہ السلام کے صفات کو کس لئے چھپاتے ہو کنگن کو آئینہ میں دیکھنے کی کیا ضرورت ظاہر واظہر ہے مگر جو شخص اندھا ہے کیا دیکھے۔ **قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذباب علی الغایط احسن من الفقھا علی باب السلاطین** رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مکھی نجاست پر بیٹھتی ہے ان علماء وفقہا سے بہتر اور زیادہ اچھی ہے جو بادشاہوں کے دروازہ پر جاتے ہیں یعنی حرص اور دنیا کی طلب کے لئے بادشاہ کے پاس جاتے ہیں پس جن لوگوں میں ایسی صفت موجود ہو وہ حضرت مہدی علیہ السلام کو کیوں قبول کریں لیکن جو شخص کہ حق کا طالب ہے اور منصف ہے اور مردار دنیا کو ترک کیا ہے وہی حق پر ہے وہی مہدی علیہ السلام کو قبول کرے اور قبول کیا ہے اللہ تعالیٰ کا قول ہے **لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین منفکین حتی تاتیھم البینۃ** یعنی اہل کتاب سے جو لوگ کافر ہوئے اور مشرکین آپس میں جدا

نہ تھے یعنی اعتقاد میں ایک تھے کہ محمد علیہ السلام آئیں گے پس جب کہ رسول علیہ السلام خدائے تعالیٰ کی طرف سے بیان کے ساتھ آئے **وما تفرق الذین اوتو الکتاب الامن بعد ما جاء تھم البینة** یعنی متفرق نہ ہوئے وہ لوگ جن کو کتاب دی گئی مگر اس وقت جبکہ آئے ان کے پاس محمد مصطفیٰ صلعم بیان کے ساتھ پس اسی طرح عالموں اور شیخوں کا اتفاق تھا کہ مہدی علیہ السلام ۹۰۵ھ میں آئیں گے جب مہدی علیہ السلام آ گئے تو عالماں اور شیخاں متفرق ہو گئے مگر تھوڑے لوگ جو اہل انصاف اور خدا کے طالب تھے انہوں نے مہدی علیہ السلام کو قبول کیا اور باقی انکار کئے کہ یہ مہدی وہ نہیں ہے جو موعود ہے۔ یہ تمام عبارت عبدالرزاق کاشی کی تفسیر تاویلات القرآن کی ہے اس کے بعد اس ضعیف نے کہا کہ اے بادشاہ بندہ کہتا ہے کہ ایک رقعہ لکھ دیتا ہوں اور تمام عالموں اور شیخوں سے کہو کہ تم بھی ایک رقعہ لکھ کر دو کہ جو شخص آیت اور حدیث کے بغیر بات کرے اس کا منھ کالا کر کے گدھے پر سوار کریں اور بازار میں پھرائیں اور پتھروں سے ماریں۔ اس ضعیف نے رقعہ لکھ کر بادشاہ کے روبرو رکھ دیا عالموں اور شیخوں نے رقعہ نہیں لکھا۔ بادشاہ نے کہا کہ تم کس لئے رقعہ نہیں لکھتے تو علماء میں ایک عالم نے جو زیادہ بزرگ تھا جواب دیا کہ ہم کو آیت اور حدیث میں اس قدر آگاہی نہیں ہے شیخ مصطفیٰ کو رات دن آیت اور حدیث سے آگاہی ہے بادشاہ نے کہا تم اس قدر علم پڑھے ہو اور آیت و حدیث سے بحث نہیں کرتے آیت اور حدیث تو اصل ہے کیوں آیت اور حدیث سے واقف نہ ہوئے بادشاہ عبدالنبی پر غصہ ہوا اور کہا کہ گدھا لاؤ اور ان ملاؤں کا منھ کالا کرو اور گدھے پر سوار کر کے کوچہ و بازار میں پھراؤ۔ تمام اہل مجلس اٹھ گئے اور عاجزی شروع کی کہ بادشاہ سلامت معاف کریں جب بادشاہ کی زبان سے یہ بات نکلی کہ گدھے پر سوار کرو تو گویا ایسا ہی کیا گیا اور گدھے پر سوار ہوئے اس کے بعد وہ عالم کہ جس نے بحث کی تھی اس کو مجلس سے باہر کر دیئے اور بہت فضیحت و رسوا کئے اور مجلس ختم ہوئی۔

چوتھی مجلس

چونکہ عالموں نے کہا کہ اے بادشاہ میاں مصطفیٰ سے پوچھو کہ رسول صلعم نے فرمایا ہے کہ **الدنیا جیفة وطالبها كلاب** معنی ایسے ہوں گے کے دنیا مردار ہے اوراس کے طالب کتے ہیں مردار کے لئے بُو ہے اور دنیا کی بو کیا ہے اور کیسی ہے۔ بادشاہ نے اس ضعیف سے کہا کہ یہ کیا بات ہے جواب باصواب فرمایئے اس ضعیف نے کہا ہاں جن کو دنیا کی بُو آئی انہوں نے ترک دنیا کی اور جو خدا کے طالب ہیں وہ بھی ترک دنیا کرتے ہیں کیونکہ انکو نجاست اور مردار کی بو سے زیادہ گندی دنیا کی بو آئی ہے اور بے عقلوں کی سمجھ میں نہیں آتا کیونکہ کتے مردار کھانے کے لئے جاتے ہیں تو کتوں کو مردار کی بو نہیں آتی فراغت سے کھاتے ہیں یہی حال دنیا کے طالبوں کا ہے کہ ان کو دنیا کی گندی بو نہیں آتی اور دنیا کو طلب کرتے ہیں اور کشادہ دلی سے کھاتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔

حکایت لائے ہیں کہ ایک روز پیغمبرؐ صحابہ کے ساتھ تشریف لے جارہے تھے راستہ میں ایک مرے ہوئے چوہے کے ٹکڑے پھولے ہوئے دیکھے پیغمبرؐ اپنے صحابہؓ کے ساتھ کھڑے ہوگئے چوہے کی بو ایسی تھی کہ رسولؐ اور تمام صحابہؓ اپنی اپنی ناک کو کپڑا لگا لئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوستو! کیا تم میں سے کوئی شخص اس مردار چوہے کو خریدتا ہے؟ صحابہؓ نے جواب دیا کہ کوئی شخص قبول نہیں کرتا اس کے بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کوئی شخص مفت لیتا ہے؟ صحابہؓ نے کہا کسی کام پر نہیں آتا اس مردار کو لے کر ہم کیا کریں اس کے بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کیڑے اس مردار اور نجاست میں ہیں اور دن رات اس مردار اور نجاست کو کھاتے ہیں اور موٹے ہوتے ہیں جو شخص کہ ان کیڑوں کو اس مردار اور نجاست سے باہر کرتا ہے تو وہ کیڑے اسی وقت ہلاک ہوتے اور مرجاتے ہیں اسی طرح حال اس شخص کا ہے جس کے دل پر دنیا کی محبت غالب اور بہت ہوگئی ہے دنیا میں آرام لیتے اور موٹے ہوتے ہیں جب ان کو دنیا سے باہر کرتے تو ہلاک ہوتے ہیں اور مرجاتے ہیں پس یہ لوگ اُن کیڑوں کے مانند ہیں کہ جن کے دماغ میں مردار اور نجاست کی بدبو بس گئی اور یہ کیڑے رات دن نجاست میں رہتے ہیں اسی طرح جو شخص ان کیڑوں کے مانند رات دن دنیا کی محبت اور دنیا کی طلب میں رہتا ہے اس کو بھی دنیا کی بدبو نہیں آتی اس لئے کہ اس کے دماغ میں بھی دنیا کی بو بس گئی ہے اور وہ موٹا ہوگیا ہے جب دنیا کو اس سے چھڑائیں تو وہ ہلاک ہوتا اور مرجاتا ہے یعنی دنیا کے طالبوں کو دنیا کی محبت اور دنیا کی متاع اچھی معلوم ہوتی ہے اور متاع اس کو کہتے ہیں کہ عورتوں کو حیض آتا ہے تو کپڑے کا ٹکڑا لیتے ہیں اور اس کپڑے کو خون آلود کرکے پھینک دیتے ہیں دنیا اس

www.khalifatullahmehdi.info

کپڑے سے (جو حیض کے خون میں بھرا ہوا ہے) زیادہ بری ہے اور طالبان دنیا کو اچھی معلوم ہوتی ہے اسی لئے نماز پڑھنا قرآن کا بیان سننا اور اس پر عمل کرنا اور ترک دنیا کرنا اور تقویٰ اور خدائے تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ذکر خفی اور خدائے تعالیٰ سے عشق ومحبت اختیار کرنا اور مہدی علیہ السلام کو خاتم ولایت محمدی ہیں قبول کرنا مرنے کے وقت تک اچھا نہیں معلوم ہوتا چنانچہ

حکایت لائے ہیں کہ ایک روز ایک حلال خور (مہتر) عطاروں کے محلّہ میں آ گیا تھا عطر کی خوشبوی اس کے دماغ میں پہنچی تو اس کو بری معلوم ہوی بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا اور محلّہ کے لوگوں نے تعجب کیا اس مرد پر کیا آفت پہنچی ہے۔ یکا یک شیخ فریدالدین عطارؒ کا گزر اس مقام پر ہوا تو پوچھا کہ یہ کس قسم کا آدمی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ یہ مرد حلال خور ہے۔ شیخ فریدالدینؒ نے فرمایا کہ سب لوگ اس کے نزدیک سے دور ہو جاؤ کیونکہ اس مرد کی دوا کو میں بہتر جانتا ہوں۔ سب لوگ دور ہو گئے شیخؒ نے ایک شخص کو فرمایا کہ جلد جا اور تھوڑا تازہ گوہ لا وہ شخص جا کر تازہ گو لایا۔ شیخؒ نے فرمایا کہ اس گوہ کو مہتر کی ناک کے پاس رکھو ایسا ہی کئے اور تھوڑا گوہ اس کے دماغ میں بھی پہنچائے ایک گھنٹہ گزرا کہ گوہ کی بو اس کے دماغ میں پہونچی ہشیار ہوا پڑا ہوا تھا بیٹھا اور اٹھا منھ اور ناک کو کپڑے سے پاک کیا کیا دیکھتا ہے کہ کپڑا گوہ میں بھرا ہوا ہے وہ اچھا معلوم ہوا اور گوہ دور نہیں کیا بلکہ خوش ہوا اور گھر کا راستہ لیا جب اپنے گھر میں پہنچا تو اپنی عورت اور بچوں کو جو قصہ کہ گزرا تھا پورا بیان کیا ہے اور کہا کہ ایک بزرگوار میرے حال کی حقیقت سے واقف ہوئے اور تازہ گوہ طلب کیا اور میری ناک کے سوراخ میں ڈالا جب گوہ کی بو ہمارے دماغ میں پہونچی تو میں ہوش میں آیا اور اٹھا گوہ میں بھرے ہوئے کپڑے سے اپنے منھ کو پاک کیا اور وہ گوہ میں بھرا ہوا کپڑا اپنی عورت اور بچوں کو دکھایا تو گھر کے لوگوں نے اس کو گالیاں دیں کہ اے بدبخت اور اے بے عقل تو کس لئے عطاروں کے محلّہ میں گیا تھا ہلاک ہو گیا تھا۔ کہا کہ میں گوہ کھایا اور توبہ کیا کہ میں ہرگز اس محلّہ کی طرف نہیں جاوں گا یہی حال اس شخص کا ہے جو دنیا کا طالب ہے دنیا کے طالب کو قرآن کا بیان سننا اور اس پر عمل کرنا اور نماز پڑھنا اور تقویٰ اور خدائے تعالیٰ پر بھروسہ کرنا اور ترک دنیا کرنا' اور خدائے تعالیٰ سے عشق ومحبت کرنا اور خدا کی راہ میں جان ومال کو خرچ کرنا اچھا نہیں معلوم ہوتا کیونکہ یہ ساری باتیں خوشبوئی کے مانند ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن اصدق من اللہ حدیثا۔ یعنی اللہ سے بڑھ کر کس کی بات سچی ہوسکتی ہے۔ دوسروں کو (طالبان دنیا کو) یہ بات اچھی نہیں معلوم ہوتی بلکہ انکو بے ہوش کر دیتی ہے اور اس مہتر کی طرح (جس کا ذکر گزرا) جب نجس دنیا کی حقیقت اور دنیا کی گفتگو سنتے ہیں اور دنیا کی نجاست کی بو ان کے دماغ میں پہنچتی ہے تو پھر ہوش میں آتے ہیں جیسا کہ گوہ کی بو مہتر کے دماغ میں پہنچی تو ہشیار ہو گیا کیونکہ

رسول صلعم نے فرمایا **الدنیا لنیفۃ بنی ادم** یعنی آدم علیہ السلام کے فرزندوں کے پائخانہ پھرنے کی جگہ دنیا ہے اور دنیا کی بو مردار کی بو سے زیادہ گندی ہے حق کے طالبوں کو دنیا کی بد بو آتی ہے اسی لئے انہوں نے ترک دنیا کیا اور خدا کی طلب اختیار کی اور مردوں کا خلعت پایا۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے اپنے کلام میں فرمایا ہے کہ **رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ** یعنی مرداں ہیں (طالبان خدا ہیں) کہ ان کو غافل ۱؎ نہیں کرتی سوداگری اور خرید وفروخت خدائے تعالیٰ کے ذکر سے۔اور دنیا کے طالبوں کو دنیا کی بد بو نہیں آتی کیوں کہ دنیا کی نجاست کی بو ان کے دماغ میں مہتر کی طرح بس گئی ہے یہ لوگ ترک دنیا کیوں کرنے لگے اگر اتفاقاً طالبان دنیا میں سے کوئی شخص اپنے گھر جا کر قرآن کے بیان اور نصیحت کا احوال اپنے گھر والوں سے کہتا ہے تو غصہ ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم دنیا کا کسب کرتے ہیں ہم کو یہ باتیں اچھی نہیں معلوم ہوتیں ہمارے موافق نہیں۔ جب عطر کا سامان کثرت سے موجود ہے تو گوہ اٹھانے کا کام کرتا ہے کسی کا کیا نقصان۔

نیز نقل ہے کہ میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا کہ یہ سوداگری چنانچہ فاقہ پڑا (تارک دنیا طالب خدا پر فاقہ پڑا) تو چھاگل یا برتن گھر کا بیچ دیا اور کوئی برتن خرید لیا تو یہ سوداگری خدا کی یاد سے غافل نہیں کرتی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ وہ مرد ہیں جن کو نہ تجارت اور نہ بیع اللہ کے ذکر سے پھیرتی ہے نہ کہ ایک شہر سے دوسرے شہر وں کی سوداگری کے لئے اور یا رزق کے لئے پریشان پھریں (ایسی سوداگری اور رزق کے لئے پریشان پھرنے میں) خدا کی یاد سے غافل رہتے ہیں۔

پانچویں مجلس

ایک روز بادشاہ کے حضور میں اس ضعیف کو مجلس میں لائے بادشاہ کی مجلس کے علماء نے مہدیت کی بحث شروع کی تمام علماء اکبر بادشاہ کے حضور میں جمع ہوئے اورظہر کی نماز جماعت سے ادا کی اور یہ ضعیف اکیلا نماز ادا کیا جب نماز سے فارغ ہوئے اور مجلس میں بیٹھے تو عبدالنبی نے کہا کہ اے بادشاہ میاں مصطفیٰ سے پوچھو کہ مسلمانوں کو کس لئے کافر کہتے ہو اس ضعیف نے جواب دیا کہ اے بادشاہ عبدالنبی سے پوچھو کہ میں نے فوراً کس شخص کو کافر کہا ہے اور یا فوراً کافر کہتا ہوں اس پر گواہ پیش کرو ملاؤں نے کہا اگر تم کافر نہیں کہتے تو پھر ہمارے پیچھے نماز کس لئے نہیں پڑھتے۔ اس ضعیف نے کہا اے بادشاہ تم کونسے خانوادہ کے مرید ہو تو بادشاہ نے دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ کر سر جھکا کر کامل تعظیم کے ساتھ کہا کہ بندہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کے خانوادہ کا مرید ہے میرے پیر حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ ہیں اس ضعیف نے کہا کہ اگر کسی نے کہا کہ خواجہ معین الدین چشتیؒ بدراہ تھے اور گمراہ تھے لوگوں کو گمراہ کیا تو تم اس کو کیا کہتے ہو؟ بادشاہ نے کہا میں اس کو کافر کہتا ہوں اور اپنے ہاتھ سے اس کو قتل کروں گا اس ضعیف نے کہا کہ میرے پیر مہدی موعود آخر الزماںؑ ہیں اگر کسی نے کہا کہ مہدی علیہ السلام اور مہدویاں گمراہ ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں تو بندہ ان کے پیچھے نماز کیوں پڑھے اور بندہ اپنی ذات سے کسی کو کافر نہیں کہتا و لیکن رسول صلعم نے جو کچھ فرمایا ہے وہ حدیث پڑھتا ہے **من انکر المھدی فقد کفر** یعنی جس نے انکار کیا مہدیؑ کا پس تحقیق کہ وہ کافر ہے۔ اور یہ حدیث طبقات الفقہا میں مذکور ہے بندہ رسول صلعم کا فرمان کہتا ہے اپنی طرف سے فوراً کسی کو کافر نہیں کہتا ہے اس کے بعد اس ضعیف نے کہا اے بادشاہ ان ملاؤں سے پوچھو کہ بہتان لینے والے پر شرعاً کیا حد لازم آتی ہے تو ملاؤں نے خاموشی اختیار کی پس اس ضعیف نے کہا کہ خدائے تعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں فرمایا ہے کہ بہتان لینے والے کو اسی کوڑے مارو بیشک تمہارے ملاؤں پر حد لازم آئی ہے۔ **کما قال اللہ تعالیٰ والذین یرمون المحصنات ثم لم یاتو باربعة شھداء نا جلدوھم ثما نین جلدة ولا تقبلوا لھم شھادة ابدا و اولئک ھم الفاسقون** معنی ایسے ہوں گے کہ خدائے تعالیٰ فرمایا ہے اور جو لوگ تہمت لگائیں پاکدامن عورتوں کو پھر نہ لائیں اس پر چار گواہ تو ان کو یعنے تہمت لینے والوں کو مارو اسی کوڑے اور ہرگز قبول مت کرو اس کے بعد ان کی گواہی اور یہی لوگ بدکار ہیں۔ بادشاہ نے کہا اے ملایاں اور اے شیخاں تم نے شیخ مصطفیٰ پر افترا کیا لہذا تم پر حد شرعی لازم آئی ہے اس

ضعیف نے کہا اے بادشاہ پیغمبر صلعم نے فرمایا ہے کہ اللہ رحم کرے اس پر جس نے انصاف کیا اور لعنت کرے اس پر جس نے ناانصافی کی اس کے بعد بادشاہ نے سوال کیا کہ اے شیخ مصطفیٰ یہ شیخاں اور ملایاں زاہد ہیں مخلوق کی رہبری کرتے ہیں پس تم نے ان کے پیچھے کیوں نماز ادا نہیں کی۔ اس ضعیف نے جواب دیا کہ رسولؐ نے فرمایا ہے۔ **طالب الدنیا مخنث و طالب العقبیٰ مونث و طالب المولیٰ مذکر** یعنے دنیا کا طالب نامرد ہے اور آخرت کے طالب عورت ہیں اور خدا کے طالب مرد ہیں۔ **کما قال اللہ تعالیٰ رجال لا تلھیھم تجارۃ و لا بیع عن ذکر اللہ و اقام الصلوٰۃ** یعنے خدائے تعالیٰ نے کہا کہ مرد ہیں کہ ان کو غافل نہیں کرتی اور باز نہیں رکھتی دنیا کی سوداگری اور خرید و فروخت خدائے تعالیٰ کے ذکر اور نماز فریضہ ادا کرنے سے یعنے ترک دنیا کئے ہیں نماز اور ذکر خدا کے سوائے کسی چیز میں مشغول نہیں ہوتے اور قرآن کا بیان سنتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں یہی لوگ مرد ہیں اور باقی نامرد ہیں پس اے بادشاہ انصاف کیجئے عبدالنبی کو اور تمام مجلس کے عالموں کو کہئے کہ حدیث وفقہ کی کتابوں سے ایک مسئلہ پیش کرو کہ نامرد امام بنے اور مرد مقتدی رہیں نامردوں کی امامت ناجائز ہونے کا مسئلہ بہت سی کتابوں میں ہے اسی لئے میں نے ان نامردوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔ جب یہ جواب بادشاہ سنا تو ہنس دیا اور کہا کہ اے شیخ مصطفیٰ تم نے سچ کہا اس کے بعد بادشاہ نے عالموں اور شیخوں کی طرف رخ کیا اور کہا کہ شیخ مصطفیٰ نے تمہارے پیچھے اس لئے نماز نہیں پڑھی کہ تم لوگ نامرد ہیں اور مردوں کی اقتدا درست نہیں لہذا تم سب اس کا جواب دو اور نامردوں کے پیچھے نماز درست ہونے پر ایک دلیل آیتِ قرآن، حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور کتب معتبرہ سے پیش کرو۔ کسی نے جواب نہ دیا تمام مقہور ہوئے پھر بادشاہ نے کہا اے میاں مصطفیٰ تو نے جواب باصواب لایا تجھ پر اللہ کی رحمت ہو اس کے بعد یہ ضعیف نے یہ بیت پڑھی۔

اے نامرد چلے جا یہاں تیری رسائی نہیں
عشقِ حق کو نامرد سے کام نہیں

اس کے بعد اس ضعیف نے کہا اے بادشاہ ایک دوسری حکایت یاد آئی ہے اگر سنے تو کہتا ہوں کہ ایک مجلس میں مردان خدا پرست بیٹھے تھے اس مجلس میں ایک نامرد بھی بیٹھا ہوا تھا۔ مردان خدا' خدا اور رسولؐ اور مکہ معظّمہ کے متعلق گفتگو کر رہے تھے ان میں ایک نے کہا کہ میں مکہ مبارکہ کو گیا تھا اس کا ثواب بہت اور بے شمار ہے دریا اور جنگل کا تماشہ بہت دیکھا۔

وہ نامرد جو بیٹھا ہوا تھا اس کے دل میں بھی مکہ جانے کی ہوس پیدا ہوئی کہ میں بھی مکہ مبارکہ کو جاؤں پس اپنے گھر آیا توشہ لیا اور مکہ کے راستہ چلا دو کوس راستہ طے کیا تھا کہ پاوں اور کمر میں درد شروع ہوا۔ راستہ کے درمیان ایک آ گہہ کا جھاڑ نظر آیا لیکن اس جھاڑ کے پاس جلد نہ پہنچ سکا اور مصرعہ پڑھا۔

اے آ گہہ کے جھاڑ تو اس قدر دور ہے تو مکہ کہاں ہوگا ایک بار بہزار دشواری و مشقت خود کو اس آ گہہ کے جھاڑ کے پاس پہنچایا اور عورتوں کی طرح آہ اُوہ کہا اور گر پڑا اور لوٹتا ہوا کیا دیکھتا ہے کہ ایک شخص دور کے راستہ سے آتا ہے جب اس کے نزدیک پہنچا تو اس کو پوچھا کہ اے عزیز یہاں سے مکہ معظّمہ کتنی دور ہے راہرو نے کہا تو اپنے گھر کو چھوڑ کر کتنے عرصہ سے راستہ طے کر رہا ہے اس نامرد نے کہا آج ہی گھر سے نکلا ہوں اور مکہ جانے کا ارادہ کیا ہوں۔ یہاں سے میرا گھر ایک کوس کے فاصلہ پر ہے اس راہ رو نے کہا اے مرد جا پلٹ جا تو کہاں اور مکہ کہاں جب تو دریا کو دیکھے گا تو ہلاک ہوگا اور مر جائے گا۔ یہ کہا اور چلے گیا۔ اس نامرد کو راہ رو کی باتیں سننے سے ہیبت اور دہشت ہوئی اور بہت غمناک اٹھا اور گھر کا راستہ لیا جب گھر پہنچا پاؤں اور کمر میں درد ہو رہا تھا بوڑھی عورتوں کی طرح آہ اوہ کرتا ہوا بستر پر پڑ گیا اور توبہ کیا اور کہا کہ مکہ کا راستہ طے کرنا بہت مشکل ہے۔

آخرالامر وہ نامرد مکہ کو نہ پہنچا۔ گھر والوں نے اسکو سرزنش کی کہ تو کیوں گیا تھا کیا ہم نے تجھ کو نہیں کہا تھا کہ تو مکہ کو نہیں پہنچے گا یہ کام تو مردوں کا ہے۔ جب یہ حکایت پوری ہوئی تو اس ضعیف نے کہا اے بادشاہ اس حکایت کے معنی ایسے ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا ہے کہ دنیا کا طالب نامرد ہے اور آخرت کا طالب عورت ہے اور خدا کا طالب مرد ہے۔ پس جو لوگ دنیا کے طالب اور نامرد ہیں یہ لوگ رسولؐ کی پیروی اور ترک دنیا نہیں کریں گے اسلئے کہ بادشاہ اور امراء کے پاس جانا وظیفہ لینا اور بادشاہ اور امراء کی چاپلوسی اور تملق کرنا انکا کام ہے ان سے توکل اور تقویٰ کیسے ہو جیسا کہ وہ نامرد مکہ کی راہ سے واپس ہوا ان طالبان دنیا کا حال بھی ایسا ہی ہے جب یہ حکایت بادشاہ نے سنی تو پسند کیا اور خوش ہوا اور کہا اے شیخ مصطفیٰ تجھ پر اللہ کی رحمت ہو اور اللہ تجھے برکت دے اسکے بعد بادشاہ نے شیخوں اور عالموں کی طرف رخ کیا اور کہا کہ میاں مصطفیٰ نے جو کچھ کہا یہ تمہارا حال ہے جیسا کہ تم نے سنا کسی نے جواب نہ دیا سر جھکا کر خاموش ہوگئے بادشاہ نے کہا کہ کس لئے سر جھکا کر خاموش ہوگئے اپنا سر اٹھاؤ اور جواب دو کسی کو جواب دینے کی طاقت نہ ہوئی۔

المرقوم ۶؍رجب ۱۳۶۶ھ

ترجمہ

ازحضرت مولانا سید دلاور عرف حضرت گورے میاں صاحبؒ